بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم   وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 54

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 40/41

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

29 شعبان/6 رمضان 1426 ہجری/11-4 اخاء 1384 ہش/11-4 اکتوبر 2005

Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

NO. 1504
ER.M.SALAM SB.
FLAT NO. 704
BLOCK NO. 43
SECTOR-4
NEW SHIMLA -171009

اخبار احمدیہ

قادیان 18 اکتوبر (مسلم ٹی وی احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور رمضان المبارک کی اہمیت اُسکی برکات اور دُعاؤں کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

احباب حضور پر نور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔

روزوں کے متعلق بعض مسائل اور ان کے جوابات

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے

بیمار اور مسافر کے روزہ رکھنے کا ذکر تھا۔ حضرت مولوی نورالدین صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شیخ ابن عربی کا قول ہے کہ اگر کوئی بیمار یا مسافر روزہ کے دنوں میں روزہ رکھ لے تو پھر اسے صحت پانے پر ماہ رمضان کے گزرنے کے بعد روزہ رکھنا فرض ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے ترجمہ: جو تم میں سے بیمار ہو یا سفر میں ہو وہ ماہ رمضان کے بعد کے دنوں میں روزے رکھے۔ (سورۃ البقرہ ۲:۱۸۵)

اس میں خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جو مریض یا مسافر اپنی ضد سے یا اپنے دل کی خواہش کو پورا کرنے کیلئے انہیں ایام میں روزے رکھے تو پھر بعد میں رکھنے کی اس کو ضرورت نہیں [illegible] تعالیٰ کا صریح حکم یہ ہے کہ وہ بعد میں روزے رکھے بعد کے روزے ہر حال میں اس پر فرض ہیں درمیان کے روزے اگر وہ رکھے تو یہ امر زائد ہے اور اس کے دل کی خواہش ہے اس سے خدا تعالیٰ کا وہ حکم جو بعد میں رکھنے کے متعلق ہے ٹل نہیں سکتا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:۔

جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ رمضان میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے۔ مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے۔ خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہئے کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہئے۔ مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا۔

روزہ اور آنحضرت ﷺ کا یوم وصال

ایک شخص کا سوال حضرت اقدس علیہ السلام کی خدمت میں پیش ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے وصال کے دن روزہ رکھنا ضروری ہے کہ نہیں؟ فرمایا: ضروری نہیں ہے۔

روزہ اور محرم الحرام

اسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ محرّم کے پہلے دس دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے کہ نہیں؟ فرمایا: ضروری نہیں ہے۔

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۱۴۔۲۱۵)

روزہ کے متعلق چند اور سوال

بعض اوقات رمضان ایسے موسم میں آتا ہے کہ کاشتکاروں سے جبکہ کام کی کثرت مثل تخم ریزی و درودگی ہوتی ہے ایسے ہی مزدوروں سے جن کا گذارہ مزدوری پر ہے روزہ نہیں رکھا جاتا، ان کی نسبت کیا ارشاد ہے؟

فرمایا: الاعمال بالنیات۔ یہ لوگ اپنی حالتوں کو مخفی رکھتے ہیں ہر شخص تقویٰ وطہارت سے اپنی حالت سوچ لے۔ اگر کوئی اپنی جگہ مزدوری پر رکھ سکتا ہے تو ایسا کرے ورنہ مریض کے حکم میں ہے۔ پھر جب میسر ہو رکھ لے۔

اور علی الذین یطیقونہ۔ (سورۃ البقرہ ۲:۱۸۵) کی نسبت فرمایا:

کہ ”اس کے معنے یہ ہیں کہ جو طاقت نہیں رکھتے“۔

اور نصف شعبان کی نسبت فرمایا: یہ رسوم حلوا وغیرہ سب بدعات ہیں (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۳۹۴)

باقی صفحہ نمبر (14) پر ملاحظہ فرمائیں

ہمیں اس رمضان میں جائزہ لینا چاہئے کہ کیا گزشتہ رمضان میں جو برکتیں حاصل ہوئی تھیں ان پر ہم قائم ہیں؟ اور آئندہ ہمارا قدم ترقیات کی طرف بڑھ رہا ہے؟

پاکستان کے شہر منڈی بہاؤالدین کے قصبہ مونگ میں 8 احمدی افراد کی دردناک شہادت کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۷ اکتوبر ۲۰۰۵ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرہ:184) کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو پھر فرمایا اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو روزوں کی فرضیت کی طرف توجہ دلائی ہے فرمایا یہ اسلئے ضروری ہے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو تاکہ تمہارے اندر خدا کا خوف پیدا ہو۔ تاکہ تمہارے اندر یہ احساس پیدا ہو کہ خدا کی ناراضگی مول لیکر کہیں ہم دنیا اور آخرت برباد کرنے والے نہ بن جائیں فرمایا یہ مقصد ہے جس کے حاصل کرنے کیلئے روزے رکھنے چاہئیں ہمیں اس رمضان میں جائزہ لینا چاہئے کہ کیا گزشتہ رمضان میں جو برکتیں حاصل ہوئی تھیں ان پر ہم قائم ہیں؟ اور آئندہ ہمارا قدم ترقیات کی طرف بڑھ رہا ہے؟ انہیں مسلسل نیکیوں کے نتیجہ میں ہم اپنی زندگیوں میں ترقیات کے مدارج طے کرتے ہیں پس جنہوں نے گزشتہ سال تقویٰ کے معیار حاصل کئے تھے وہ خوش

باقی صفحہ نمبر (14) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر نگران بدر بورڈ قادیان

فتوے جو کھلونے بن گئے

حالیہ دنوں میں دارالعلوم دیوبند کی جانب سے ایسے فتوے دئے گئے ہیں جو تمام ملک میں نشانہ تضحیک بنے ہیں۔ آپس میں تو ان کی دھجیاں اُڑائی ہی گئی ہیں غیروں نے بھی ان کو لیکر اسلام کی تصویر کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے۔

گزشتہ دنوں عمرانہ کے تعلق سے ایک فتویٰ دارالعلوم دیوبند نے دیا اور کہا کہ عمرانہ اب اپنے شوہر پر حرام ہو گئی ہے اب اُسے اپنے سسر سے شادی کر لینی چاہئے۔ لیکن اہل حدیث مسلک سے تعلق رکھنے والے علماء نے نہ صرف اس فتویٰ کو غلط قرار دیا بلکہ دارالعلوم دیوبند کو نصیحت کی کہ وہ ایسے فتوے صادر کرنے سے جو اسلام کی تعلیمات کے سراسر منافی ہیں گریز کرے۔

اس پر غیروں نے جو سوال اُٹھائے وہ یہ تھے کہ اسلام سے تعلق رکھنے والے دو مسلک کے علماء آپس میں اس قدر مختلف الخیال ہیں کہ ایک ہی معاملہ میں ایسے فتوے صادر کرتے ہیں جو سراسر متضاد ہیں اور تعجب یہ کہ دونوں ہی اپنے فتووں کو قرآن مجید کی تعلیم کی روشنی میں قرار دیتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ہر دو مسلک سے تعلق رکھنے والوں کے ایسے متضاد فتوے تعلیم قرآنی کے مطابق کیونکر ہو سکتے ہیں ہم حیران ہیں کہ ان علماء کے پاس بیرونی دنیا کے ان اعتراضات کا بھلا کیا جواب ہے اس کے جواب میں اب تک دونوں کی طرف سے ایک قسم کی مایوس کن خاموشی چھائی ہوئی ہے۔

معاملہ صرف عمرانہ جیسے فتوے کا ہی نہیں یہ تو صرف ایک مثال ہے بے شمار ایسے فتوے ہیں جو ان مختلف مکاتب فکر علماء کی طرف سے صادر کئے جاتے ہیں اور سب ہی ایک دوسرے کے مخالف و متضاد ہوتے ہیں اور سبھی اپنے اپنے فتووں کو قرآن مجید کی تعلیم کے مطابق قرار دیتے ہیں۔

بیرونی دنیا تو درکنار اب تو خود مسلمان بھی ان فتووں کو اپنے علماء کی سیاست اور کم علمی اور بدنیتی کا نتیجہ قرار دے کر ان کو ذلت و حقارت سے ٹھکرا رہے ہیں بعض دانشور جو اسلام سے ہمدردی رکھتے ہیں وہ ان علماء سے باادب درخواست کر رہے ہیں کہ وہ ایسے مضحکہ خیز فتاویٰ سے پرہیز کریں اور بیرونی دنیا میں اسلام کے عکس کو خراب نہ کریں۔

فتوے تو شروع اسلام سے دئے جا رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے علم پا کر فتوے صادر فرمائے پھر خلفائے راشدین اور ربانی علماء جو خدا ... نور فراست رکھتے تھے فتوے صادر کرتے رہے لیکن اسلام پر ایک ایسا بھی دور آیا کہ علماء ظواہر نے معصوم مسلمانوں کو اپنے اپنے مفادات کی خاطر گروہوں اور فرقوں میں منقسم کر دیا۔ ہر ایک نے اسلامی احکامات کی اپنی اپنی تعبیر و تفسیر کی اور پھر اسی کے مطابق فتوے بھی صادر کئے ان میں سے بعض فتوے تو ایسے بھی تھے کہ ایک فرقے کے مسلم علماء نے دوسرے فرقوں کے مسلم علماء کو کافر اور مرتد قرار دیکر نہ صرف ان کے کفر پر مہریں لگائیں بلکہ ان کو واجب القتل بھی قرار دے دیا اور اس بات کی قطعاً پروا نہیں کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بھی کلمہ گو کو چاہے وہ ڈر ہی سے کلمہ کیوں نہ پڑھتا ہو کافر قرار دینے سے سختی سے منع فرمایا۔ نہایت بے باکی سے مسلمانوں نے مسلمانوں کے کفر کے فتوے دئے اور ایسے ایسے احکامات صادر کئے جن کا قرآن و حدیث میں کہیں دور دور تک بھی ذکر نہیں ملتا۔

تمام سنی علماء نے متفقہ طور پر شیعوں کو کافر اور واجب القتل قرار دیا اور تمام شیعہ علماء نے سنیوں کو کافر اور واجب القتل قرار دیا ہے۔ عراق میں آج جو تمام مکاتب فکر کے مسلمان ایک آئین پر متفق نہیں ہو رہے تو دراصل اُس کے پیچھے یہی کہانی ہے کہ ایک فرقہ دوسرے کے اسلام کو منشور کے طور پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ پھر اسی پر بس نہیں سنیوں میں سے بھی بریلویوں نے دیوبندیوں کو کافر اور واجب القتل قرار دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان کا ''فتاوی رضویہ'' جس میں دیوبندیوں کو ہنود و یہود سے بھی بدتر اور مرتد اور واجب القتل قرار دیا گیا ہے اور ایسے ہی فتوے بدعت والوں کیلئے دیوبندیوں نے دئے ہیں اور پھر ایسے ہی فتوے مقلدین نے غیر مقلدین کیلئے اور غیر مقلدین نے مقلدین کیلئے صادر کئے ہیں۔ مسلمانوں کو فرقہ فرقہ کر کے کاٹ ڈالنے والے ایسے ہی فتوے ہیں جس کے نتیجے میں ہر فرقہ کا مسلمان دوسرے فرقہ کے مفتی کے فتویٰ کو نہ صرف حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے بلکہ انہیں اپنے پاؤں کی ٹھوکر لگاتا ہے۔

دوسری بدقسمتی ان فتووں کے نتیجہ میں یہ ظاہر ہوئی کہ ایسے فتاویٰ قرآن و حدیث کی روشنی میں نہیں بلکہ زمانہ وسطی کے فقہاء و علماء کے فتاویٰ و کتب کی روشنی میں دیئے گئے موجودہ دور کے علماء نے ان کی کتب کو قرآن و حدیث کا درجہ دے کر انہیں اپنے فتووں کا ماخذ بنا لیا مثال کے طور پر آج کا کوئی مفتی جب بھی کوئی فتویٰ صادر کرتا ہے تو یہ نہیں کہتا کہ میں قرآن مجید کی فلاں آیت کی روشنی میں فتویٰ صادر کر رہا ہوں یا فلاں حدیث کی روشنی میں فتویٰ صادر کیا گیا ہے بلکہ یہ کہا جاتا ہے کہ فتویٰ شرح وقایہ، قدوری و دیگر کتب فقہ کی روشنی میں صادر کیا جا رہا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اس دور کے ان علماء نے بعض معاملات کو سمجھنے میں غلطی کھائی ہے پھر بھلا ان کی غلطیوں کو قرآن حدیث کا درجہ کیونکر دیا جا سکتا ہے خود راقم الحروف کو اس کا تلخ تجربہ ہے بعض مواقع پر ایسے فتاویٰ کے خلاف جب قرآن و حدیث کا اصل حوالہ دکھایا گیا تو مولوی نے کہا کہ ہم تو فقہ کی ان کتابوں پر عمل کرنے اور اپنے علماء کے فتووں کے مطابق چلنے پر مجبور ہیں ہم اس کے خلاف نہیں چل سکتے۔

ان فتووں کا ایک خوفناک پہلو یہ ہے کہ مسلم اکثریتی دیہاتوں میں جہاں جہاں دیہاتوں میں علماء نے اپنی سیاسی و معاشرتی گرفت کو مضبوط کر رکھا ہے وہاں ان فتاویٰ کو پھر زبردستی منوایا جاتا ہے اگر کوئی نہ مانے تو اس کے خلاف معاشرتی بائیکاٹ کرنے کی دھمکیاں دی جاتی ہیں یہاں تک کہ بعض دفعہ نہ ماننے والوں پر سخت قسم کا تشدد بھی کیا جاتا ہے جس سے مجبور ہو کر نہ چاہتے ہوئے بھی وہ ان فتاویٰ کو ماننے کیلئے تیار ہو جاتے ہیں۔

پاکستان، افغانستان جیسے ممالک میں بھی زبردستی کے ان فتاویٰ کا چلن بہت زیادہ ہے لیکن خود بھارت میں بھی مسلم اکثریتی علاقوں میں ایسی زور زبردستی کی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ پولیس بھی ایسے متشدد فیصلوں کے آگے بے بس ہو جاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سپریم کورٹ نے اب یہ فیصلہ کیا ہے کہ علماء کے ان فتووں پر ہرگز فیصلے صادر نہیں کئے جا سکتے کہ یہ فتوے ملکی قانون کے مقابلہ پر کوئی قیمت نہیں رکھتے اور زبردستی ان فتاویٰ پر عمل نہیں کرایا جا سکتا ہے۔

دراصل جوں جوں دیہاتوں میں مسلم نوجوان پڑھے لکھے ہوتے جا رہے ہیں وہ خود کو ان فرسودہ فتاویٰ کے بوجھ تلے سے نکالنے کیلئے کوشاں ہیں۔

ایسا نہیں ہے کہ ایسے جاہلانہ فتوے صرف مسلم علماء ہی دیتے ہیں بلکہ ہندوازم میں بھی یہی حال ہے جہاں ہندو اکثریتی علاقے ہیں وہاں پنچایتوں کے فیصلے سپریم کورٹ کے فیصلوں سے بھی زیادہ بااختیار سمجھے جاتے ہیں ہریانہ اور راجستھان کے دیہاتوں میں اگر کوئی پنچایت ہندو دھرم کی روشنی میں یہ فتویٰ دے دیتی ہے کہ ایک ذات اور دوسری ذات کے لڑکے لڑکی کی باہم شادی نہیں ہو سکتی تو پھر ہرگز نہیں ہو سکتی ایسی صورت میں اس لڑکے لڑکی اور اس کے والدین کو یا تو پنچایت کا فیصلہ ماننا ہوگا اور یا پھر موت کو گلے لگانا ہوگا ورنہ ان کو دھکے مار مار کر گاؤں سے باہر نکال دیا جاتا ہے۔ کوئی قانون اور کوئی پولیس ایسے میں کچھ نہیں کر سکتی۔ اگر پنچایت ایک شادی شدہ جوڑے کو ان کے گوتر کے لحاظ سے بھائی بہن قرار دے گی تو فوراً ان کو ایک دوسرے سے الگ ہونا ہوگا یا پھر اس گاؤں کو چھوڑنا ہوگا۔

تو یہ مصیبت اگر مسلمانوں میں ہے تو ہندوؤں میں بھی ہے ہمارے نزدیک تو ضروری ہے کہ اگر سپریم کورٹ نے شرعی عدالتوں اور مسلم علماء کے فتووں پر قدغن لگایا ہے تو ہندو پنچایتوں کے فتووں پر بھی روک لگانی چاہئے تب ہی عوام کا حقیقی بھلا ہوگا اور وہ گھٹن بھری زندگی سے خود کو نجات دلا سکیں گے۔

اب ہم مسلم علماء کے فتووں کی طرف رجوع کر کے صرف اسقدر عرض کرتے ہیں کہ مسلم علماء کے یہ فتوے سو سال پہلے بھی دئے جاتے تھے اور لوگ ان کو سنتے تھے ان کی عزت کرتے تھے ان پر عمل کرتے تھے لیکن گزشتہ سو سال سے آہستہ آہستہ یہ فتوے آج ایک طرح کے کھلونوں کی شکل اختیار کر گئے ہیں جن سے جب چاہے کھیلا جائے اور جب چاہے توڑ دیا جائے اب نہ ان کی کوئی اہمیت رہی ہے اور نہ وقعت اور ایسا صرف اور صرف اس وقت سے ہوا ہے جب سے کہ ان علماء نے امام زمانہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر تمام ملک میں پھر پھر کر کفر کے فتوے لگائے تھے اور آپ کو دجال اور واجب القتل قرار دیا تھا۔ اگر انصاف کی نظر سے دیکھو تو اس وقت سے یہ فتوے ذلیل ہونے شروع ہوئے ہیں اور آج بھی ان کی حالت یہ ہے کہ نہ تو حکومت ان کو قابل عمل قرار دیتی ہے اور نہ مسلمان ہی ان کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب مجبور ہو کر دارالعلوم دیوبند نے فیصلہ کیا ہے کہ اب کوئی فتویٰ نہیں دیگا بلکہ ان کی افتا کمیٹی ہی فتویٰ دینے کی مجاز ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ اپنے فتووں کی ساکھ کو بچانے کیلئے ان کی یہ ایک ناکام کوشش ہے کہ آئندہ آنے والے دنوں میں بھی مسلمان یکسر ایسے فتویٰ کو ٹھکراتے چلے جائیں گے۔ انتشار و انشقاق کی یہ سزا ہے جو خدا کے مامور کو ٹھکرانے کے نتیجہ میں انہیں مل رہی ہے کاش یہ غور کریں اور سبق حاصل کریں۔

تنگ آکر اور بیرونی دباؤ کے نتیجہ میں اگرچہ یہ فتوے اب درست بھی کئے جا رہے ہیں لیکن جب تک نیتیں صاف نہ ہوں گی ایسے فتوے مستقل نہیں ہو سکتے اسی ماہ ازہر یونیورسٹی کے امام اعظم طنطاوی صاحب نے ایک فتویٰ صادر کیا ہے جس کی رو سے انہوں نے ہر کلمہ گو کو مسلمان قرار دیا ہے۔ یہ فتویٰ بدر کے گذشتہ سے پیوستہ شمارہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ خدا کرے کہ ایسے فتووں کو دوام ملے اور مسلمان متحد ہوں لیکن یہ سب عارضی کوششیں ہیں اور ایسی کوششیں ہیں جو بستر مرگ پر پڑے کسی مریض کو موت سے بچانے کیلئے آخری کوشش کے طور پر کی جاتی ہیں اس کا اصل علاج تو خدا کے مامور پر ایمان لانا اور اس کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل ہے۔

(منیر احمد خادم)

ضروری اعلان

طباعت کی بعض دشواریوں کی وجہ سے یہ شمارہ ڈبل کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے ادارہ اس کے لئے معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

خطبہ جمعہ

آج ہر احمدی کو حبل اللہ کا صحیح ادراک اور فہم حاصل کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

صحابہ کی طرح قربانیوں کے معیار قائم کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔قرآن کریم کے تمام حکموں پر عمل کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔اگر ہر فرد جماعت اس گہرائی میں جاکر حبل اللہ کے مضمون کو سمجھنے لگے تو وہ حقیقت میں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے ہوئے ایک جنت نظیر معاشرے کی بنیاد ڈال رہا ہوگا۔

آپس کے چھوٹے چھوٹے جھگڑوں میں پڑکر اپنی اناؤں کے سوال پیدا کر کے اپنی طاقتوں کو کم نہ کریں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ 26/اگست 2005ء بمطابق 26/ظہور 1384 ہجری شمسی بمقام مئی مارکیٹ۔منہائیم (جرمنی)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا ۔ وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا ۔ وَكُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا۔ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ﴾ (سورۃ ال عمران آیت نمبر104)

اس کا ترجمہ ہے کہ: اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں بیشمار احکامات دے کر ان پر عمل کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس کے ترجمہ میں جیسا کہ مَیں نے ابھی پڑھا ہے۔ہم دیکھ چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو ایک ہو کر رہنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ اللہ کی رسّی تم پر ایک انعام ہے۔اللہ کی اس رسّی کو پکڑنے کی وجہ سے تم پر اللہ کے فضل نازل ہوئے اور اس کے انعاموں سے تم نے حصہ پایا۔تمہارے معاشرے کے تعلقات بھی خوشگوار ہوئے اور تمہاری آپس کی رشتہ داریوں میں بھی مضبوطی پیدا ہوئی۔

ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل کے واقعات تاریخ میں پڑھتے ہیں اور پھر آپؐ کی بعثت کے بعد کے حالات بھی ہمارے سامنے ہیں کہ کس طرح محبتیں بڑھیں اور ایک دوسرے سے کس طرح اخوت کا رشتہ قائم ہوا۔کس طرح ایک دوسرے کے بھائی بھائی بنے۔دیکھیں مدینہ کے انصار نے مکّہ کے مہاجرین کو کس حد تک بھائی بنایا کہ اپنی آدھی جائیدادیں بھی ان مہاجرین کو دینے کے لیے تیار ہو گئے بلکہ بعض جن کی ایک سے زائد بیویاں تھیں۔ انہوں نے یہاں تک کہا کہ ہم ایک بیوی کو طلاق دے دیتے ہیں اور تم ان سے شادی کر لو۔تو اس حد تک بھائی چارے اور محبت کی فضا پیدا ہو گئی تھی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ محبت اور بھائی چارے کی یہ فضا صرف امن اور آسائش کے وقت میں نہیں تھی کہ فراوانی ہے، کشائش ہے تو کچھ دے دیا بلکہ جنگ اور تکلیف کی حالت میں بھی قربانی کے اعلیٰ معیار قائم ہوئے۔اور یہ صرف اس لئے تھے کہ ان لوگوں نے اللہ کی رسّی کی پہچان کی اور اسے مضبوطی سے پکڑا۔

یاد کریں ایک جنگ کے بعد کا وہ نقشہ جب جنگ کے بعد پانی پلانے والے مسلمان زخمیوں کے درمیان پھر رہے تھے، ایک کراہ کی آواز سنی۔جب وہ پانی پلانے والے اس کراہنے والے صحابیؓ کے پاس پہنچے جو زخموں سے چور تھے، جان کنی کی حالت تھی۔پانی پلانے والے نے جب پانی ان کے منہ کو لگایا تو اس وقت ایک اور کراہ کی آواز آئی، پانی مانگا گیا۔پہلے زخمی نے کہا: نہیں، بہتر یہ ہے تم مجھے چھوڑ و۔میں اس سے بہتر حالت میں ہوں۔وہ جس طرح مجھے دیکھ رہا ہے، اسی طرح پانی کی طرف دیکھ رہا ہے، پانی مانگ رہا ہے تم پہلے اس زخمی کو پانی پلاؤ۔پانی پلانے والے جب اس دوسرے زخمی کے پاس پہنچے تو پھر ایک طرف سے کسی کی کراہتے ہوئے پانی مانگنے کی آواز آئی۔تو اس دوسرے زخمی نے کہا کہ نہیں وہ زخمی میرے سے زیادہ حقدار ہے، اس کو پانی دو۔میں برداشت کر لوں گا۔اس طرح جب پانی پلانے والے تیسرے صحابیؓ کے پاس پہنچے تو جب ان کے منہ کو پانی لگایا گیا تو پانی پینے سے پہلے ہی وہ اللہ کے حضور حاضر ہو گئے۔اور جب یہ پانی پلانے والے واپس دوسرے کے پاس پہنچے تو ان کی روح بھی قفس عنصری سے پرواز کر چکی تھی۔اور جب پہلے کے پاس پہنچے تو وہ بھی اللہ کے حضور حاضر ہو چکے تھے۔

(الأستیعاب ذکر عکرمہ بن ابی جہل۔سیر الصحابہؓ جلد5 صفحہ170)

تو دیکھیں اس آخری جان کنی کے لمحات میں بھی اپنے بھائی کی خاطر قربانی کی اعلیٰ مثالیں قائم کرتے ہوئے وہ تمام زخمی صحابہؓ اپنے مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے۔ روایت میں آتا ہے کہ پہلے پانی مانگنے والے حضرت عکرمہؓ تھے۔اور حضرت عکرمہؓ کا یہ حال تھا کہ ایک وقت میں مسلمانوں کے خون کے پیاسے تھے۔اپنوں کے ساتھ بھی قربانی کا کوئی تصور نہیں تھا۔اور ایک وقت ایسا آیا کہ دوسرے مسلمان کی خاطر اپنی جان بھی قربان کر دی۔ اسی طرح دوسرے دو صحابہؓ تھے۔تو جان لینے والوں میں قربانی کی اعلیٰ مثالیں قائم کرتے ہوئے جان دینے کا یہ انقلاب تھا جو ان لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہونے کے بعد قائم کیا ہے۔ انہوں نے یہ معیار حاصل کئے اور یوں اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں میں داخل ہوئے۔

ہم سب جانتے ہیں کہ وہ رسّی کون سی تھی یا کون سی ہے جس کو پکڑ کر ان میں اتنی روحانی اور اخلاقی طاقت پیدا ہوئی، قربانی کا مادہ پیدا ہوا، قربانی کے اعلیٰ معیار قائم ہوئے۔جس نے ان میں انقلابی تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے انہیں اس حد تک اعلیٰ قربانیاں کرنے کے قابل بنا دیا۔وہ رسّی تھی اللہ تعالیٰ کی آخری شرعی کتاب قرآن کریم، جو احکامات اور نصائح سے پُر ہے۔جس کے حکموں پر سچے دل سے عمل کرنے والا خدا تعالیٰ کا قرب پانے والا بن جاتا ہے۔وہ رسّی تھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کہ آپؐ کے ہر حکم پر قربان ہونے کے لیے صحابہؓ ہر وقت منتظر رہتے تھے۔ان صحابہؓ نے اپنی زندگی کا یہ مقصد بنا لیا تھا کہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات سے باہر نہیں نکلنا۔اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپؐ کے پہلے چار خلفاء جو خلفاء راشدین کہلاتے ہیں، خلفاء، ان کے توسط سے مسلمانوں نے اُس رسّی کو پکڑا جو اللہ کی رسّی اور اس کی طرف لے جانے والی رسّی تھی۔اور جب تک مسلمانوں نے اس رسّی کو پکڑے رکھا وہ صحیح راستے پر چلتے رہے۔اور جب فتنہ پردازوں نے ان میں پھوٹ ڈال دی اور انہوں نے فتنہ پردازوں کی باتوں میں آکر اس رسّی کو کاٹنے کی کوشش کی تو ان کی طاقت جاتی رہی۔مسلمانوں کو وقتاً فوقتاً مختلف جگہوں میں اس کے بعد کامیابیاں

تو ملتی رہیں لیکن اجتماعی قوت اور رعب جو تھا وہ جاتا رہا۔ وہ قوت جو تھی وہ پارہ پارہ ہوگئی۔ آپس میں بھی لڑائیاں ہوئیں۔ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے ہاتھوں قتل ہوا۔ اور یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کا انکار کیا تھا۔

یہاں یورپ میں بھی دیکھیں مسلمان آئے، سپین کو فتح کیا اور اس کے چند سو سالوں کے بعد گنوا بھی دیا۔ اور آج بھی مسلمانوں کی جو یہ ابتر حالت ہے، ناگفتہ بہ حالت ہے، آج بعض مسلمان ممالک جو تیل کی دولت سے مالا مال ہیں لیکن اس کے باوجود غیروں کے دست نگر ہیں، اس کی یہی وجہ ہے کہ اللہ کی رسّی کی انہوں نے قدر نہیں کی اور اپنے ذاتی مفادات اللہ اور رسول کی محبت پر غالب کر لئے۔ ذاتی مفادات نے بھائی کی بھائی سے پہچان مٹادی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج یہ سب طاقت کھوئی گئی۔

لیکن کیونکہ خدا تعالیٰ جس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری شرعی نبی بنا کر دنیا میں بھیجا تھا اور اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق آپؐ کی شریعت نے رہتی دنیا تک نہ صرف قائم رہنا تھا بلکہ پھیلنا تھا۔ اپنے وعدے کے برخلاف اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ان عملوں کی وجہ سے اس دین کو صفحہ ہستی سے مٹا تو نہیں دینا تھا۔ مسلمانوں کے بگڑنے کی وجہ سے اور ناشکری کی وجہ سے جو ایسی حرکتوں کے منطقی نتائج نکلتے ہیں اور نکلنے چاہئیں وہ تو نکلے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی وعدہ تھا کہ آخرین میں سے تیری امت میں سے تیری لائی ہوئی شریعت کو دوبارہ قائم کرنے کے لیے میں مسیح و مہدی کو مبعوث کروں گا تا کہ پھر وہ احکامات لاگو ہوں، تا کہ پھر اللہ کی رسّی کی قدر کا احساس پیدا ہو، تا کہ پھر اس مسیح و مہدی کو ماننے والے اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑ سکیں۔

اس آیت کے آخر میں جو یہ فرمایا ہے کہ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔ یہ مسلمانوں کو پھر ایک حکم ہے، ایک وارننگ ہے کہ اللہ کے احکامات پر عمل کرو، پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے بعد ضد نہ کرو اور مسیح و مہدی کو مان لو۔ جو تمہارے ساتھ ہو چکا اس سے سبق حاصل کرو۔ اپنی تاریخ سے سبق حاصل کرو۔ اور اب تمہاری بقا اسی میں ہے کہ اس رسّی کو مضبوطی سے پکڑو۔

لیکن اس میں ہم احمدیوں کے لیے بھی نصیحت ہے بلکہ اوّل مخاطب اس زمانے میں ہم احمدی ہیں کہ ایک انقلاب آج سے چودہ سو سال پہلے آیا تھا اور دشمن کو بھائی بھائی بنا گیا تھا اور ایک انقلاب اس زمانے میں اس نبی اُمّی کی قوت قدسی کی وجہ سے، اس کے عاشق صادق کے ذریعہ سے برپا ہوا ہے جس نے تمہیں پھر سے اکٹھا کیا ہے۔ اس لئے اب پہلی باتیں جو تاریخ کا حصہ بن چکی ہیں، یہ تاریخ کا حصہ بننے کے لیے تھیں ان پر غور کرو اور اس مسیح و مہدی کو ماننے کے بعد ہمیشہ اس تعلیم پر عمل کرو جو تمہیں دی گئی ہے۔ ورنہ جو عمل نہیں کرے گا وہ اپنے آپ کو آگ کے گڑھے میں گرانے والا ہوگا۔

پہلے زمانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ خلافت راشدہ کا زمانہ تھوڑا ہوگا اور اسی کے مطابق ہوا۔ لیکن اس زمانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی ہے کہ میرے غلامِ صادق کے آنے کے بعد جو خلافت قائم ہوگی وہ علیٰ منہاج نبوت ہوگی اور اس کا دور قیامت تک چلنے والا دور ہوگا۔

خلافت کے قیامت تک قائم رہنے کے بارے میں بعض لوگ اس کی اپنی وضاحت اور تشریح بھی کرتے ہیں۔ ہم میں سے بھی بعض لوگ بعض دفعہ باتیں کرتے رہتے ہیں۔ تو آج جو یہ باتیں کرتا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رسّی کو کاٹنے کی باتیں کرتا ہے کہ قیامت تک اس نے رہنا ہے یا نہیں یا اس کی کیا تشریح ہے، کیا نہیں ہے۔ اگر کوئی دلیل ان کے پاس اس چیز کی ہے بھی تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف کے بعد ہر چیز باطل ہو چکی ہے۔ وہ دلیل اپنے پاس رکھیں اور جماعت میں فساد کی کوشش نہ کریں۔

بہر حال واضح ہو کہ اب اللہ کی رسّی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہی ہے، آپؑ کی تعلیم پر عمل کرنا ہے۔ اور پھر خلافت سے چمٹے رہنا بھی تمہیں مضبوط کرتا چلا جائے گا۔ خلافت تمہاری اکائی ہوگی اور خلافت تمہاری مضبوطی ہوگی۔ خلافت تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے اللہ تعالیٰ سے جوڑنے والی ہوگی۔ پس اس رسّی کو بھی مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ ورنہ جو نہیں پکڑے گا وہ بکھر جائے گا۔ نہ صرف خود برباد ہوگا بلکہ اپنی نسلوں کی بربادی کے سامان بھی کر رہا ہوگا۔ اس لئے ہر وہ آدمی جس کا اس کے خلاف نظریہ ہے وہ ہوش کرے۔

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

اس رسّی کو پکڑنا کس طرح ہوگا؟ یہ صرف بیعت کر کے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مان لینے سے ہی نہیں ہوگا بلکہ ان شرائط بیعت پر عمل کرنا بھی ضروری ہے جو آپؑ نے مقرر فرمائی ہیں۔ دیکھیں کتنی کڑی شرائط ہیں۔ بعض تو بعض عمل کرنے والوں کو بڑی بڑی لگتی ہیں۔ لیکن کس درد سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے۔ کس طرح ایک ایک بات کو لے کر ہمیں سمجھایا ہے کہ میری بیعت میں آنے کے بعد کس طرح تمہیں اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔ عبادات اور توحید کے قیام سے لے کر چھوٹی سے چھوٹی نیکیاں اختیار کرنے، تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے اور اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف ہمیں توجہ دلائی تا کہ اللہ کے احکامات کی رسّی کو تھام کر ہم اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکیں، اس کی رضا حاصل کرنے والے بن سکیں۔ اور یہی باتیں ہیں جن کی آپؑ کے بعد خلفائے وقت نے تلقین کی اور نصیحت فرماتے رہے۔

تین سال کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ خلافت احمدیہ کو قائم ہوئے سو سال کا عرصہ ہو جائے گا اور جماعت اس جوبلی کو منانے کے لیے بڑے زور شور سے تیاریاں بھی کر رہی ہے۔ اس کے لئے دعاؤں اور عبادات کا ایک منصوبہ میں نے بھی دیا ہے۔ ایک تحریک دعاؤں کی، نوافل کی میں نے بھی کی تھی۔ تو بہت بڑی تعداد اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پر عمل بھی کر رہی ہے۔ لیکن اگر ان باتوں پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ ہمیں حقوق العباد کے اعلیٰ معیار ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا نہیں ہوتی تو یہ روزے بھی بیکار ہیں، یہ نوافل بھی بیکار ہیں، یہ دعائیں بھی بیکار ہیں۔

ہم جماعت کے عہدیداروں کو یہ رپورٹ تو دے دیں گے کہ خلیفہ وقت کو بتا دو کہ جماعت کے اتنے فیصد افراد نے روزے رکھے یا نوافل پڑھے یا دعائیں کر رہے ہیں اور اس پر عمل کر رہے ہیں۔ لیکن جب آپس کے تعلقات نبھانے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے، ایک دوسرے کی خاطر قربانیاں دینے اور قربانیوں کے وہ نمونے قائم کرنے، جن کی میں نے مثال دی ہے، کے بارے میں پوچھا جائے گا تو پتہ چلے گا کہ اس طرف تو توجہ ہی نہیں ہے۔ یا اگر توجہ پیدا ہوئی بھی ہے تو اس حد تک ہوئی ہے جس حد تک اپنے حقوق متاثر نہیں ہوتے۔ اس وقت تک حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے جب تک اپنی ذات کی قربانی نہ دینی پڑے۔ اس وقت تک توجہ پیدا ہوئی ہے جب تک اپنے مال کی قربانی نہ دینی پڑے۔

مال کی قربانی کے ضمن میں یہاں یہ بھی ضمناً ذکر کر دوں۔ جرمنی نے آج سے 10 سال پہلے 100 مساجد کا وعدہ کیا تھا۔ اس کی رفتار بڑی سست ہے۔ تو خلافت جوبلی منانے کے لیے اب اس میں بھی تیزی پیدا کریں اور خدام، انصار، لجنہ پوری جماعت مل کر ایک منصوبہ بنائیں کہ ہم نے سال میں صرف چار پانچ مساجد پیش نہیں کرنی بلکہ 2008ء تک اس سے بڑھ کر مساجد پیش کرنی ہیں۔ اگر آپ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگتے ہوئے اس کام میں جُت جائیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ اور آپ کی مساجد کی تعمیر کی رفتار بھی انشاء اللہ تعالیٰ تیز ہوگی۔ جو روکیں راستے میں پیدا ہو رہی ہیں وہ بھی دور ہوں گی۔ لیکن بہر حال اس کے لیے دعاؤں پر زور دینے اور پختہ ارادے کی ضرورت ہے۔ میں نے یہ ضمناً ذکر کر دیا ہے۔

تو قربانی کا میں ذکر کر رہا تھا۔ اگر تو آپ کی توجہ صرف اس حد تک پیدا ہوئی ہے جہاں تک اپنے قریبیوں کے حقوق متاثر نہیں ہوتے۔ اپنے اور اپنے قریبیوں کے مفاد حاصل کرنے کے لیے اگر غلط بیانی اور ناجائز ذرائع استعمال کر رہے ہوں اور اگر اس کو بھی کوئی عار نہ سمجھتے ہوں تو پھر حبل اللہ کو پکڑنے کے دعوے جھوٹے ہیں۔ پھر تو خلافت احمدیہ کے احترام اور استحکام کے نعرے کھوکھلے ہیں۔ پھر تو خلیفۂ وقت کے لئے بھی فکر کی بات ہے۔ نظام جماعت کے لیے بھی فکر کی بات ہے اور ایک پکے اور سچے احمدی کے لیے بھی فکر کی بات ہے۔ کیونکہ ان راہوں پر نہ چل کر جن پر چلنے کا اللہ اور اس کے رسولؐ نے حکم دیا ہے، آگ کے گڑھے کی طرف بڑھنے کا خطرہ ہے۔

پس آج ہر احمدی کو حبل اللہ کا صحیح ادراک اور فہم حاصل کرنے کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ صحابہ کی طرح قربانیوں کے معیار قائم کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ قرآن کریم کے تمام حکموں پر عمل کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔ اگر ہر فرد جماعت اس گہرائی میں جا کر حبل اللہ کے مضمون کو سمجھنے لگے تو وہ حقیقت میں اس وجہ سے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستے پر چلتے

ہوئے ایک جنت نظیر معاشرے کی بنیاد ڈال رہا ہوگا۔ جہاں بھائی بھائی کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں گے، میاں بیوی کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں گے، ساسوں، بہوؤں کے حقوق بھی ادا ہو رہے ہوں گے۔ دوست دوست کے حق ادا کرتے ہوئے اس کی خاطر قربانی دے رہا ہوگا۔ جماعت کا ہر فرد نظام جماعت کی خاطر قربانی دینے کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہوگا۔

غرض کہ ایک ایسا معاشرہ قائم ہوگا جو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے والا معاشرہ ہوگا۔ جس میں وہ لوگ بستے ہوں گے جو اس قرآنی آیت پر عمل کرنے والے ہیں۔ فرمایا ﴿اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ۔ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ (آل عمران:135) یعنی وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔

فرمایا کہ اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ یہ اعلیٰ اخلاق دکھانے والے کون لوگ ہیں؟ یہ وہ لوگ ہیں جو لڑائی جھگڑوں کو ختم کرنے کے لئے آپس میں محبت و پیار کی فضا پیدا کرنے کے لئے، ایک ہو کر رہنے کے لئے، اللہ کی خاطر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے، جماعت کی مضبوطی اور وقار کے لئے، ایک دوسرے کے قصور معاف کرتے ہیں۔ اپنی جھوٹی اناؤں کو دباتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے کے خلاف ہاتھ اٹھانا شروع ہو جائیں، جھوٹی انائیں رکھنے والے ہوں۔ اس زُعم میں بیٹھے ہوں کہ ہمارا خاندان بڑا ہے۔ جب اس فساد کے زمانے میں اس دنیاداری کے زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلۂ بیعت میں شامل ہو گئے تو پھر بڑائی کسی قبیلے، برادری یا خاندان کی نہیں ہے۔ پھر بڑائی تقویٰ میں ہے۔ جیسا کہ فرمایا ﴿اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ﴾ (الحجرات:14) کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اور متقی کون ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا چاہتے ہوئے اللہ اور اس کے رسول کے احکامات پر عمل کرتا ہے۔ ہر وقت اس فکر میں ہے کہ مَیں حبل اللہ کو پکڑے رکھوں۔

پس اگر اللہ کی محبت حاصل کرنی ہے تو ان جھوٹی اناؤں کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ اور نہ صرف یہ کہ کسی سے برائی نہیں کرنی یا برائی کا جواب برائی سے نہیں دینا، بلکہ احسان کا سلوک کرنا ہے۔ یہی باتیں ہیں جو ایک حسین معاشرہ قائم کرتی ہیں اور اس کے لئے ایک احمدی کو جہاد کرنا چاہئے۔ کیونکہ اگر دل تقویٰ میں ہے تو اللہ تعالیٰ کے دین کی مضبوطی کی خاطر، اپنے ایمانوں میں مضبوطی کی خاطر ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہوتی رہے گی۔ اور اپنی اناؤں اور غصے کو دبانے کی توفیق ملتی رہے گی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’اہل تقویٰ کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنی زندگی غربت اور مسکینی میں بسر کریں۔ یہ تقویٰ کی ایک شاخ ہے جس کے ذریعہ سے ہمیں ناجائز غضب کا مقابلہ کرنا ہے۔ بڑے بڑے عارف اور صدیقوں کے لیے آخری اور کڑی منزل غضب سے بچنا ہی ہے۔ عُجب و پندار غضب سے پیدا ہوتا ہے‘‘۔ یعنی غرور اور تکبر غضب سے پیدا ہوتا ہے، غصے سے پیدا ہوتا ہے۔ ’’اور ایسا ہی کبھی خود غضب عُجب و پندار کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ غضب اس وقت ہوگا جب انسان اپنے نفس کو دوسرے پر ترجیح دیتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 22-23 جدید ایڈیشن)

تو جس طرح ایک نیکی سے دوسری نیکی پھوٹتی ہے اسی طرح ایک برائی سے دوسری برائی پیدا ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس لئے ہر برائی سے بچنے کی ایک احمدی کو کوشش کرنی چاہئے اور خاص طور پر غصہ جس سے غرور اور تکبر پیدا ہوتا ہے یا غرور اور تکبر جس کی وجہ سے انسان غصے میں آ جاتا ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ ایک بہت مشکل امر ہے۔ بہت بڑی مشکل چیز ہے لیکن تمہیں ایک رکھنے کے لئے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کے لئے انتہائی بنیادی امر ہے۔

ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آ جاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آ کر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونو جمع نہیں ہو سکتے۔ جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دئے جاتے‘‘۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 104 جدید ایڈیشن)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ الفاظ مزید جھنجھوڑنے والے ہیں۔ ایک طرف تو ہم اللہ کی رسّی کو پکڑ کر اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے دعویدار ہوں، ایک طرف تو ہم اللہ کی رضا حاصل کرنے کے دعویدار ہوں اور دوسری طرف بداخلاقی کے نمونے دکھا رہے ہوں۔ ایک طرف تو ہم دنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے لانے کے دعویدار ہوں اور دوسری طرف ہمارے اپنے فعل ایسے ہوں کہ ہمارے ایسے فعلوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہمیں معارف اور حکمت سے محروم کر رہا ہو۔ جب ہمارے اپنے اندر حکمت و معرفت نہیں ہوگی یا معارف پیدا نہیں ہوں گے تو دوسروں کو کیا سکھائیں گے۔ پس ہمیں اپنے اندر جھانکنا ہوگا۔ اپنے جائزے لینے ہوں گے۔ کیونکہ جس میں عقل اور حکمت نہ ہو، جس کی عقل موٹی ہوگئی ہو اس کو اللہ تعالیٰ کی رسّی کو پکڑنے کا کیا ادراک ہو سکتا ہے۔

یہاں اس ملک میں آ کر آپ میں سے بہتوں کے جو معاشی حالات بہتر ہوئے ہیں اس بات سے آپ کے دلوں میں ایک دوسرے کی خاطر مزید نرمی آنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے آگے سر مزید جھکنا چاہئے کہ اس نے احسان فرمایا اور اس احسان کا تقاضا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رسّی کو مزید مضبوطی سے پکڑتے ہوئے اس کے حکموں پر عمل کیا جائے۔ اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کئے جائیں اور یوں اللہ کا پیار بھی حاصل کیا جائے۔ اور جہاں ہم اس طرح اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کر رہے ہوں گے وہاں آپس کی محبت اور پیار اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے کی وجہ سے آپس میں مضبوط بندھن میں بندھ رہے ہوں گے۔ اور جب ہم اس طرح بندھے ہوں گے اور اللہ کی رسّی کو تھامے ہوئے اس کے احکامات پر عمل کر رہے ہوں گے تو ہمارا ایک رعب قائم ہوگا جو مخالفین کے ہر حملے سے ہمیں محفوظ رکھے گا۔ ورنہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا جماعتی وقار بھی جاتا رہے گا اور تمہارے اندر بزدلی بھی پیدا ہو جائے گی۔ جیسا کہ فرمایا ﴿وَ اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْھَبَ رِیْحُکُمْ وَاصْبِرُوْا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ﴾ (الانفال:47) اور اللہ کی اطاعت کرو اور اس کے رسول کی اور آپس میں مت جھگڑو ورنہ تم بزدل بن جاؤ گے اور تمہارا رعب جاتا رہے گا۔ اور صبر سے کام لو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

پس ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ اگر ایسے مواقع آ بھی جائیں جس میں کسی کی طرف سے زیادتی ہوئی ہو تو صبر اور حوصلے سے اس کو برداشت کرنا چاہئے۔ آپس کے چھوٹے چھوٹے جھگڑوں میں پڑ کر اپنی اناؤں کے سوال پیدا کر کے اپنی طاقتوں کو کم نہ کریں۔ ہر بھائی دوسرے بھائی کی عزت کا خیال رکھے۔ ہر بہن دوسری بہن کی عزت کا خیال رکھے۔ اپنے بچوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے لئے احترام پیدا کریں۔ عہدیدار افراد جماعت کی عزت نفس کا خیال رکھیں اور افراد جماعت عہدیداروں کی عزت کریں، ان کے وقار کا خیال رکھیں۔ پھر آپس میں عہدیدار ایک دوسرے کی عزت اور احترام کریں۔ ذیلی تنظیموں کے عہدیدار دوسری ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کا احترام اپنے اندر اور اپنی تنظیم کے اندر پیدا کریں۔ پھر تمام ذیلی تنظیموں کے عہدیدار جماعتی عہدیداروں کا احترام اپنے دل میں پیدا کریں۔ آپس میں تمام عہدیدار ایک دوسرے کی عزت کا خیال رکھیں۔ عہدیداروں سے مَیں کہتا ہوں کہ جب یہ چیز عہدیداروں کی سطح پر اعلیٰ معیار کے مطابق پیدا ہو جائے گی۔ تو جماعت کے اندر ایک روحانی تبدیلی خود بخود پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ جس طرح آپ تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے ایک دوسرے کا احترام کر رہے ہوں گے۔ اسی طرح افراد جماعت ایک دوسرے کا احترام کر رہے ہوں گے اور خیال رکھ رہے ہوں گے۔ ضرورتیں پوری کر رہے ہوں گے۔ قربانی دینے کا شوق پیدا ہو رہا ہوگا۔ پس اس بات کو چھوٹی نہ سمجھیں۔ یہی باتیں آپ کو اعلیٰ اخلاق کی طرف لے جانے والی ہیں اور انہیں باتوں کے اپنانے سے اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے سے، اپنے اوپر لاگو کرنے سے، ہم جماعت کی ترقی میں اہم کردار ادا کر رہے ہوں گے۔

ان باتوں کے اختیار کرنے کی طرف توجہ کرنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی مختلف طریقوں سے ہمیں سمجھایا ہے کہ آپس میں اخوت اور بھائی چارے کی فضا کس طرح پیدا کرنی ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے

شریف جیولرز ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ

0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ

0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

فرمایا جو شخص بھی کسی کی بے چینی اور اس کے کرب کو دور کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے کرب اور اس کی بے چینی کو دور کرے گا۔ اور جو شخص کسی تنگ دست کے لیے آسانی مہیا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کے لیے آسانی اور ارام کا سامان بہم پہنچائے گا اور جو شخص دنیا میں کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک وہ اپنے بھائی کی مدد کے لیے کوشاں رہتا ہے۔

(ترمذی کتاب البر والصلة باب فی السقر علی المسلمین)

پس یہ آسانیاں پیدا کرنا بھی محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے۔ خاص طور پر ایک دوسرے کی پردہ پوشی کی طرف بہت توجہ دیں۔ لیکن یہاں ایک وضاحت بھی کردوں۔ اس کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ غلاظت کو معاشرے میں پلنے اور بڑھنے دیا جائے اور جو غلط حرکات ہو رہی ہوں ان سے اس طرح پردہ پوشی کی جائے کہ جو معاشرے پر برا اثر ڈال رہی ہو۔ اس کی اطلاع عہدیداران کو دینی ضروری ہے۔ مجھے بتائیں لیکن آپس میں ایک دوسرے سے باتیں کرنا یا کسی کے متعلق باتیں سن کے آگے پھیلانا یہ غلط طریق کار ہے۔ اس معاملے میں پردہ پوشی ہونی چاہئے۔ لیکن اصلاح کی خاطر بتانا بھی ضروری ہے۔ لیکن ہر جگہ بات کرنے سے پرہیز کرنا چاہئے۔ یہ برائیاں اگر کوئی کسی میں دیکھتا ہے تو ایک احمدی کو بے چین ہو جانا چاہئے، اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ بے چینی سے اس کی غلطیوں کو لوگوں پہ ظاہر نہیں کرنا۔ بے چینی اصلاح کے لئے ہونی چاہئے اور وہیں بات کرنی چاہئے جہاں سے اصلاح کا امکان ہو۔ اگر خود اصلاح نہیں کر سکتے تو جس طرح میں نے کہا ہے پھر عہدیداروں کو بتائیں، مجھے بتائیں۔ اور پھر یہ عہدیدار رحم اور محبت کے جذبات کے ساتھ اس شخص کی اصلاح کی طرف توجہ کریں۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت عامر کہتے ہیں کہ میں نے نعمانؓ بن بشیر کو یہ کہتے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تُو مومنوں کو ان کے آپس کے رحم، محبت و شفقت کرنے میں ایک جسم کی طرح دیکھے گا۔ جب جسم کا ایک عضو بیمار ہوتا ہے۔ اس کا سارا جسم اس کے لئے بے خوابی اور بخار میں مبتلا رہتا ہے۔

(بخاری کتاب الأدب. باب رحمة الناس بالبهائم)

پس معاشرے کو تکلیف سے بچانے کے لیے اپنے آپ کو اس بیماری سے بچانے کے لیے پاک دل ہو کر اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے، دعا کرنی چاہئے۔ یہ رویے اگر ہوں گے تو یقیناً یہ ایسے رویے ہیں جو معاشرے کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مطابق ڈھالنے والے ہوں گے۔

پھر آپس کے تفرقہ کو دور کرنے کے لیے، آپس میں محبت کرنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نہایت خوبصورت اصل ہمیں بنا دیا۔ روایت میں آتا ہے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی سے تین راتوں سے زیادہ قطع تعلق رکھے اور یہ کہ وہ راستے میں ایک دوسرے سے ملیں تو منہ پھیر لیں۔ ان دونوں میں سے بہترین وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

(صحیح بخاری. صحیح مسلم. سنن ابی داؤد کتاب الادب)

پس آپس کی رنجشوں کو لمبا نہیں کرنا چاہئے اس سے تفرقہ پیدا ہوتا ہے اور بڑھتے بڑھتے جماعتی وقار کو نقصان پہنچاتا ہے۔ غیر اس سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ کئی خط آتے ہیں لوگ لکھتے ہیں کہ فلاں شخص کے ساتھ ناراضگی تھی، آپ کے کہنے پر جب میں اس کے پاس گیا اور اس سے اپنی غلطی کی معافی مانگی تو اس نے سختی سے مجھے جھڑک دیا۔ وہ بات کرنے کا روادار نہیں، سلام کرنے کا روادار نہیں۔ یہاں جرمنی میں کئی ایسے واقعات ہیں۔

تو جیسا کہ میں نے کہا یہ بڑا غلط طریقہ ہے۔ صلح کی بنیاد ڈالنی چاہئے۔ اوّل تو ہر ایک کو پہل کرنی چاہئے۔ یہ نظارے نظر آنے چاہئیں کہ دونوں ایک دوسرے کی طرف دوڑے آئیں۔ ایک دوسرے کو معاف کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور پہلے صلح کی بنیاد ڈال کر بہترین مسلمان بنیں اور اسلام اور احمدیت کی مضبوطی کا باعث بنیں۔

ایک روایت میں آتا ہے حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے عمارت کی مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو تقویت پہنچا رہا ہوتا ہے۔ پھر آپؐ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں خوب اچھی طرح سے پیوست کر کے (یوں بنا کر) بتایا کہ ایک حصہ دوسرے کے لیے اس طرح تقویت کا باعث ہوتا ہے۔ (صحیح بخاری. صحیح مسلم)

تو دیکھیں کیا توقعات ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم سے۔ اس زمانے میں احمدی ہو کر ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر یہ عہد کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کو اپنا دستور العمل بناؤں گا۔ ایک فکر کے ساتھ اگر ان اقوال پر عمل کرنے کی کوشش کریں تو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے بن جائیں گے۔ معاشرے کو حسین بنانے والے بن جائیں گے۔

ایک روایت میں آتا ہے۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے لوگ ہیں جو نہ تو نبی ہوتے ہیں اور نہ ہی شہید۔ مگر انبیاء اور شہداء بھی قیامت کے دن ان کے اس مرتبہ پر رشک کریں گے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں ملے گا۔ لوگوں نے کہا کہ اے اللہ کے رسول! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہوں گے جو نہ آپس میں ایک دوسرے کے رشتہ دار تھے اور نہ ہی وہ آپس میں مالی لین دین کرتے تھے بلکہ محض للہ وہ ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔ تو فرمایا بخدا ان کے چہرے اس دن نورانی ہوں گے اور ان کے چاروں طرف نور ہی نور ہوگا۔ انہیں اس وقت کوئی خوف نہ ہوگا جبکہ لوگ خوف میں مبتلا ہوں گے۔ اور نہ ہی انہیں کوئی غم ہوگا اس وقت جبکہ لوگ غم میں مبتلا ہوں گے۔ پھر آپؐ نے یہ آیت پڑھی ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (یونس:63) یعنی سنو جو لوگ اللہ سے سچی محبت رکھنے والے ہیں ان پر نہ کوئی خوف غالب ہوتا ہے اور نہ وہ غمگین ہوتے ہیں۔

(سنن ابی داؤد کتاب البیوع)

دیکھیں کتنا بڑا اعزاز ہے ایسے دلوں کا جو محض للہ محبت کرتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کرنے والے یقیناً ایسے اشخاص ہیں جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ جو اپنے اوپر بھی اور اپنے ماحول میں بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر اخوت قائم کرنے والے ہیں۔ حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے ہیں اور حقوق اللہ کی بھی ادائیگی کرنے والے ہیں اور یوں اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے نہ صرف تفرقہ سے بچ رہے ہیں بلکہ محبتیں بکھیر رہے ہیں اور ایسے ہی لوگ ہیں جن کے بارہ میں کہا جا سکے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی رسّی کو تھامے ہوئے ہیں۔ تو جب اللہ کا بندہ اللہ کا قرب پانے کے لئے اتنی کوشش کرتا ہے تو خدا جو سب پیار کرنے والوں سے زیادہ پیار کرنے والا ہے، جو سب دوستوں سے زیادہ دوستی کا حق ادا کرنے والا ہے اس خدا کے بارہ میں کس طرح سوچا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے ایسے بندے کو اپنا دوست اور ولی نہیں بنائے گا۔ تبھی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ارشاد فرمانے کے ساتھ ہی یہ آیت پڑھی تھی کہ ﴿اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَاخَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (یونس:63) اور جب ایک دفعہ انسان اللہ کا ولی بن جائے تو پھر ہمیشہ اُس سے وہی فعل سرزد ہوتے ہیں، وہی عمل ہوتے ہیں جو خدا کی منشاء کے مطابق ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے پچھلے گناہوں کو معاف فرما دیتا ہے اور آئندہ کے لئے ان سے نیک اعمال کرواتا ہے۔

پس دیکھیں اللہ کی خاطر اپنے بھائیوں سے محبت کرنے کا کتنا بڑا صلہ اللہ تعالیٰ عطا فرما رہا ہے۔ ان کے سب غم دُور فرما دیتا ہے۔ اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کا جوا اپنی گردن پر ڈال رہے ہیں۔ اور پھر اس کے طفیل وہ ہمیشہ نیک اعمال کرنے والے بن جاتے ہیں۔ ان کی ضرورتوں کو بھی اللہ تعالیٰ پورا فرماتا ہے۔ ان کے خوفوں کو بھی اللہ تعالیٰ دور فرما دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی تشریح فرمائی ہے کہ: ”یقیناً سمجھ کہ جو لوگ اللہ (جل شانہ) کے دوست ہیں یعنی جو لوگ خدائے تعالیٰ سے سچی محبت رکھتے ہیں اور خدائے تعالیٰ ان سے محبت رکھتا ہے تو ان کی یہ نشانیاں ہیں کہ نہ ان پر خوف مستولی ہوتا ہے“۔ یعنی نہ خوف غالب آتا ہے ”کہ کیا کھائیں گے یا کیا پئیں گے یا فلاں بلا سے کیونکر نجات ہوگی۔ کیونکہ وہ تسلی دئے جاتے ہیں۔ اور نہ گزشتہ کے متعلق حزن و اندوہ انہیں ہوتا ہے“۔ کوئی غم نہیں ہوتا ”کیونکہ وہ صبر دیئے جاتے ہیں۔ دوسری یہ نشانی ہے کہ وہ ایمان رکھتے ہیں یعنی ایمان میں کامل ہوتے ہیں اور تقویٰ اختیار کرتے ہیں۔ یعنی خلاف ایمان و خلاف فرمانبرداری جو باتیں ہیں ان سے بہت دور رہتے ہیں۔ (ایک عیسائی کے تین

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
(بزرگوں کی تعظیم کرو)
منجانب
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

سوال اور ان کے جوابات۔ صفحہ4حاشیہ طبع اول۔بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودعلیہ السلام زیر سورۃ یونس آیت63)

تو دیکھیں جیسا کہ مَیں نے کہا تھا کہ ایک نیکی سے پھر کئی نیکیاں پیدا ہوتی ہیں۔تفرقہ کو دُور کرتے ہوئے خدا کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرنے کی وجہ سے ایسے لوگوں کو روزمرہ کے مسائل سے بھی اللہ تعالیٰ غنی کر دیتا ہے۔ان کے تمام دنیاوی غم بھی مٹ جاتے ہیں۔ان کے ایمان میں بھی ترقی ہوتی ہے،ان کے تقویٰ کے معیار بھی بڑھتے ہیں،غرض کوئی نیکی نہیں جو ان سے نہ ہو رہی ہو۔پس ان محبتوں کے بکھیرنے کو معمولی چیز نہ سمجھیں۔یہ تقویٰ پر چلانے کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام تو اپنی جماعت کے ہر فرد کو فرشتوں جیسا دیکھنا چاہتے تھے۔

آپؑ فرماتے ہیں:''اس سلسلے کے قیام کی غرض یہی ہے کہ لوگ دنیا کے گند سے نکلیں اور اصل طہارت حاصل کریں اور فرشتوں کی سی زندگی بسر کریں''۔(ملفوظات جلد چہارم صفحہ473 جدید ایڈیشن)

اور اصل طہارت اور کامل ایمان کس طرح حاصل ہوگا؟اس کے بارے میں آپؑ فرماتے ہیں کہ:

''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ انسان کا ایمان ہرگز درست نہیں ہو سکتا جب تک اپنے آرام پر اپنے بھائی کا آرام حتی الوسع مقدم نہ ٹھہراوے۔اگر میرا ایک بھائی میرے سامنے باوجود اپنے ضعف اور بیماری کے زمین پر سوتا ہے اور مَیں باوجود اپنی صحت اور تندرستی کے چارپائی پر قبضہ کرتا ہوں تا وہ اس پر بیٹھ نہ جاوے تو میری حالت پر افسوس ہے''۔یعنی ضد میں آکر ایک کام کرنا تا کہ دوسرا اس سے فائدہ نہ اٹھالے۔یہ اصول ہر ایسی جگہ پہ لاگو ہوگا جہاں بھی ضد سے کام چل رہے ہوں گے۔تو ان ضدوں کو بھی چھوڑنا ہوگا۔اور ضدوں کو چھوڑیں گے تو آپس میں محبتیں بکھیرنے والے بنیں گے۔

فرمایا کہ:''میری حالت پر افسوس ہے اگر میں نہ اٹھوں اور محبت اور ہمدردی کی راہ سے اپنی چارپائی اس کو نہ دوں اور اپنے لئے فرش زمین پسند نہ کروں۔اگر میرا بھائی بیمار ہے اور کسی درد سے لاچار ہے تو میری حالت پر حیف ہے اگر مَیں اس کے مقابل پر امن سے سو رہوں۔اور اس کے لیے جہاں تک میرے بس میں ہے آرام رسانی کی تدبیر نہ کروں۔اور اگر کوئی میرا دینی بھائی اپنی نفسانیت سے مجھ سے کچھ سخت گوئی کرے تو میری حالت پر حیف ہے اگر مَیں بھی دیدہ و دانستہ اس سے سختی سے پیش آؤں۔بلکہ مجھے چاہئے کہ مَیں اس کی باتوں پر صبر کروں اور اپنی نمازوں میں اس کے لیے رو رو کر دعا کروں کیونکہ وہ میرا بھائی ہے اور روحانی طور پر بیمار ہے۔اگر میرا بھائی سادہ ہو یا کم علم یا سادگی سے کوئی خطا اس سے سرزد ہو تو مجھے نہیں چاہئے کہ مَیں اس سے ٹھٹھا کروں یا چیں برجبیں ہو کر تیزی دکھاؤں یا بدنیتی سے اس کی عیب گیری کروں کہ یہ سب ہلاکت کی راہیں ہیں''۔کسی کے اس طرح عیب تلاش کرنا بھی اور جو باقی باتیں ہوئی ہیں۔

فرمایا:''کوئی سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک اس کا دل نرم نہ ہو۔جب تک وہ اپنے تئیں ہر یک سے ذلیل تر نہ سمجھے اور ساری مشیختیں دور نہ ہو جائیں''۔یعنی اپنی خود پسندی اور بڑائی کو بیان کرنا دور نہ ہو جائے۔''خادم القوم ہونا،مخدوم بننے کی نشانی ہے''۔قوم کا خادم بننے سے ہی بڑائی ملتی ہے،سرداری ملتی ہے۔''اور غریبوں سے نرم ہو کر اور جھک کر بات کرنا مقبول الٰہی ہونے کی علامت ہے۔اور بدی کا نیکی کے ساتھ جواب دینا سعادت کے آثار ہیں۔اور غصے کو کھا لینا اور تلخ بات کو پی جانا نہایت درجہ کی جوانمردی ہے''۔(شہادت القرآن۔روحانی خزائن جلد 6صفحہ395-396)

پس دیکھیں ہم جو اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں شامل سمجھتے ہیں،ہم جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم نے اس حبل اللہ کو پکڑا تا کہ اللہ کی رضا حاصل کرنے والے بن سکیں۔اس مقام تک پہنچنے کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے جو توقعات وابستہ کی ہیں ان پر پورا اترنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ہمیں دعاؤں اور عمل سے اخلاق کے ان اعلیٰ معیاروں کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔اس حد تک کوشش کرنی چاہئے جہاں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں لے جانا چاہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جلسے کے یہ دن پھر ہمیں مہیا فرمائے ہیں جن کی برکات کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوشخبری دی تھی۔پس ان برکات کو سمیٹنے کے لئے ان دنوں میں جہاں دعاؤں پر زور دیں وہاں تفرقے کو مٹانے کے لئے اور پیار و محبت کو قائم کرنے کے لئے اپنے عملی نمونے بھی دکھائیں۔ایک دوسرے کی غلطیاں اور کوتاہیاں معاف کریں۔یہ آپس کے محبت و بھائی چارے کے اظہار ہی ہیں جن کا اثر پھر آپ کے ماحول سے نکل کر معاشرے میں بھی ظاہر ہوگا۔دنیا کو خود بخود پتہ چل جائے گا کہ احمدی مسلمان ہی ایسے مسلمان ہیں جو امن اور محبت کی فضا پیدا کرنے والے ہیں۔یہ وہ لوگ ہیں جو امن پسند اور صلح جو ہیں لیکن اگر آپ کے گھریلو جھگڑوں کی وجہ سے پولیس آپ کے دروازے پر ہوگی تو ماحول بھی آپ کو خوف کی نظر سے دیکھے گا۔ہمسائے بھی آپ کو خوف کی نظر سے دیکھیں گے۔

پس ان باتوں سے بچنے کے لئے اگر آپ عمل کریں گے تو دنیا خود بخود جان لے گی کہ یہ احمدی مسلمان اَور قسم کے مسلمان ہیں۔آجکل کے حالات میں یہاں لوگوں کی مسلمانوں پر خاص طور پر بہت گہری نظر ہے۔اس لئے اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے ہر سطح پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا سفیر بن کر دکھائیں۔دنیا کو ثابت کر کے دکھائیں کہ ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے احکامات کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑا ہوا ہے اور اس وجہ سے معاشرے میں ہر طرف محبتیں بکھیرنے والے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے کہ اس ذمہ داری کو سمجھ سکیں اور یہ جلسہ بعض پھٹے ہوئے دلوں میں محبتیں پیدا کرنے کا باعث بن جائے۔ایک دوسرے کی خاطر قربانیاں کرنے کا احساس پیدا ہو اور جماعت کے لیے قربانیوں کے اعلیٰ سے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔اور ہم سب اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث ٹھہریں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے وارث بننے والے ہوں ❀❀❀❀❀❀

رمضانُ المبارک کا مقدس مہینہ اور ادائیگی زکوٰۃ

احباب یہ بات بخوبی جانتے ہیں کہ زکوٰۃ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور ہر صاحب نصاب مسلمان کے لئے اسکی ادائیگی ایک اہم شرعی فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔احادیث سے ثابت ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ وخیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا کی طرح چلتا تھا۔پس احباب جماعت کو بھی چاہئے کہ اپنے پیارے آقا اور مطاع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں وہ اس مبارک اور بابرکت مہینہ میں جہاں اپنے لازمی چندہ جات کی ادائیگی کی طرف توجہ کریں وہاں صاحب نصاب احباب ابھی سے اپنی زکوٰۃ کا حساب کر کے واجب الاداز کوٰۃ کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ فرمائیں۔اس ضمن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حال ہی میں افراد جماعت کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ:

''ایک اہم چندہ جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔زکوٰۃ کا بھی ایک نصاب ہے اور ایک معین شرح ہے،عموماً اس طرف توجہ کم ہوتی ہے۔زمینداروں کے لئے بھی جو کسی قسم کا ٹیکس نہیں دے رہے ہوتے زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔اسی طرح جنہوں نے جانور،بھیڑ،بکریاں،گائیں وغیرہ پالی ہوتی ہیں اُن پر بھی ایک معین تعداد سے زائد ہونے پر زکوٰۃ واجب الادا ہے۔پھر بینک میں یا کہیں بھی جو ایک معین رقم سال بھر پڑی رہے اُس پر بھی زکوٰۃ ہوتی ہے۔پھر عورتوں کے زیوروں پر زکوٰۃ ہے۔اکثر عورتیں جو خانہ دار خاتون ہیں،جن کی اپنی کوئی کمائی نہیں ہوتی وہ لازمی چندہ جات تو نہیں دیتیں،دوسری تحریکات میں حصہ لے لیتی ہیں۔لیکن اگر انکے پاس 52 تولے چاندی کی قیمت کے برابر زیور ہے تو اُس پر 2.5%(اڑھائی فیصد)کے حساب سے زکوٰۃ دینی چاہئے خواہ وہ زیور مستقل طور پر اپنے ہی استعمال میں رہتا ہو یا وقتاً فوقتاً عاریتاً غریب عورتوں کو بھی پہننے کے لئے دیا جاتا ہو۔احتیاط کا تقاضہ یہی ہے کہ ہر قسم کے زیور پر زکوٰۃ ادا کی جائے۔حضرت ام المؤمنین رضی اللہ عنھا کا بھی یہی تعامل رہا ہے۔'' (تلخیص اقتباس خطبہ جمعہ 28/مئی 2004ء)

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت اور اس کی ادائیگی کے صحیح طریق سے عدم واقفیت کے باعث اکثر جماعتوں اور صاحب نصاب افراد کی طرف سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ انہیں اپنی زکوٰۃ کی رقم مقامی مستحقین یا ضرورت مند رشتہ داروں میں ہی تقسیم کرنیکی اجازت دی جائے اس غلط رجحان کی اصلاح کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ 5/11/98 میں ہدایت فرمائی تھی کہ:۔

''زکوٰۃ کے متعلق بعض لوگ لکھتے ہیں کہ ہمیں یہاں اپنے رشتہ داروں میں زکوٰۃ دینے کی اجازت دی جائے۔زکوٰۃ مرکزی بیت المال میں جمع ہونی چاہئے۔کسی شخص،کسی فرد واحد کو اجازت نہیں کہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے اپنے غریب بھائیوں کو چنے۔غریب بھائیوں کو جو چنتا ہے اسکو مرکز کو لکھنا چاہئے کہ ہمارے ہاں اتنے غریب ہیں۔پھر خواہ بھائی ہوں یا غیر بھائی ہوں،ان سب کے لئے کھلی زکوٰۃ کی رقم ادا کی جائے گی۔تو ایک آدمی کی زکوٰۃ تو کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتی اور اگر وہ کی بھی تو اپنے عزیزوں پر ہی خرچ کرے گا۔اس میں دنیوی منفعت شامل ہو جاتی ہے۔''

اگر ہمارے احباب اور ہماری بہنیں پورے طور پر جائزہ لیں تو بفضلہ تعالیٰ اکثر گھروں سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے۔چونکہ افراد جماعت عموماً اپنی زکوٰۃ ماہ رمضان المبارک میں ہی ادا کرتے ہیں اسلئے صاحب نصاب احباب و مستورات کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد اس فریضہ کی بجا آوری کی طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی
الفضل جیولرز ربوہ
أليس الله بكاف عبده
ALFAZAL JEWELLERS Rabwah
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون: 04524-211649
04524-613649

امریکہ کی تاریخ میں شدید سمندری طوفان

ہزاروں افراد کی اموات اربوں کی مالیت کا نقصان

محمد یوسف انور استاد جامعہ احمدیہ قادیان

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اس دنیا کا صانع خدائے واحد و یگانہ کی ذات ہے جس کے قبضہ قدرت میں دنیا کی ہر چیز ہے وہ خدا خالق و مالک اور رزاق اور حی و قیوم ہے۔ ساری دنیا اس کی محتاج ہے وہ کسی کا محتاج نہیں ہے وہ بے نیاز ہے اور اپنی ذات میں یکتا ہے اُس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ تمام طاقتیں اُسے حاصل ہیں وہ بن مانگے دینے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے ظلم و زیادتی اُسے پسند نہیں وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے جس کو چاہے عزت دے جس کو چاہے ذلیل و رسوا کرے اُس کے حکم کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہل سکتا اُس کی بادشاہت جیسے آسمان پر ہے ویسے ہی زمین پر بھی ہے اُس کی قدرت کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا ہے کوئی چیز اُس کی نظر سے مخفی نہیں ہے۔ دنیا میں جسقدر بھی نئی نئی آفات آئے دن نازل ہو رہی ہیں یہ سب اُس خدا کے اذن سے ہی ہو رہی ہیں خدا کا یہ وعدہ ہے کہ جب بھی دنیا میں اُس نے اپنی طرف سے رشی منی اوتار پیغمبر رسول لوگوں کی اصلاح کیلئے بھیجے ہیں اُس نے ان کی مدد و نصرت کی اور جب بھی اُنہیں ستایا گیا تنگ کیا گیا جھٹلایا گیا تو خدا نے اپنے وعدہ کے مطابق اُن کی صداقت کیلئے ایسے زمینی و آسمانی نشان ظاہر کئے جس سے اُن کی صداقت واضح رنگ میں ظاہر ہوتی رہی اور وہ نشان نہایت عبرت ناک ثابت ہوئے اور یہ سلسلہ ہنوز جاری ہے۔

یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں کہ دنیا کے مختلف حصوں میں الٰہی کتب کی پیشگوئیوں کی روشنی میں طرح طرح کے عذاب نازل ہوتے رہے ہیں جن میں طاعون۔ قحط۔ زلزلے۔ طوفان۔ لڑائیاں اور دیگر مہلک امراض شامل ہیں جن میں لاکھوں لوگ مارے گئے اور بے انتہا املاک و اسباب تباہ و برباد ہو گئے لیکن الٰہی آفات کے سامنے دنیا کی کسی طاقت کی کچھ بھی نہ چلی جس کا ثبوت حالیہ امریکہ میں آئے سمندری طوفان سے ملتا ہے۔

چودھویں صدی کے متعلق بانیٔ اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آخری زمانے میں جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور ہوگا اُس وقت کثرت سے زلزلے آئیں گے خطرناک قسم کی بیماریاں پھوٹیں گی۔ اور آسمانی آفات نازل ہوں گی وغیرہ۔ چنانچہ تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ 1835ء سے لیکر آج تک اس موعود اقوام عالم کی صداقت کیلئے دنیا میں بے شمار ہیبت ناک نشان رونما ہوئے 2005ء میں دُنیا میں مختلف ممالک میں شدید سمندری طوفان آئے پہلے سونامی کے رنگ میں انڈونیشیاء سری لنکا ہندوستان بنگلہ دیش میں سمندری طوفان آیا اور بے تحاشہ مالی و جانی نقصان ہوا اس کے بعد امریکہ میں کٹرینا سمندری طوفان آیا جس سے ہزاروں افراد مارے گئے اور ہزاروں لوگ بے گھر ہو گئے پھر ہندوستان میں گجرات اور دیگر صوبوں میں سیلاب نے شدید نقصان پہنچایا اُدھر امریکہ میں پھر 23/24 ستمبر کو ریٹا نامی شدید سمندری طوفان دوبارہ آیا جس سے اربوں روپے کا نقصان ہوا اور لاکھوں لوگ اپنے گھروں کو چھوڑ کو محفوظ مقامات کی طرف پہلے ہی چلے گئے اور صدر بش نے وہاں ایمرجنسی نافذ کی اِدھر دوبارہ گجرات آندھرا پردیش اور مہاراشٹر میں سیلاب آیا اور اُس سے کافی مالی و جانی نقصان ہوا۔ ایسے میں جبکہ آئے دن اس قسم کی آفات کا سلسلہ جاری ہے اور اس کیلئے کوئی سدباب نظر نہیں آتا ہے بانی جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں۔

آپؑ فرماتے ہیں:۔

خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں بھی آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ہے ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا اُن میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں اُن کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اسلئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا۔

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

(بنی اسرائیل)

اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں اُن پر رحم کیا جائے گا کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم اُن زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک اس سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید اُن سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔

اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد و یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کیلئے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھو گے مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ 269-268)

یاد رہے 1905 اور 1906ء میں امریکہ میں زلزلے آئے تھے ہندوستان میں بھی شدید زلزلے آئے تھے لیکن حضورؑ کی پیشگوئی کے مطابق اس کے بعد بھی شدید قسم کے زلزلے اور دیگر سماوی آفات یکے بعد دیگرے نازل ہو رہی ہیں۔

حال ہی میں امریکہ کی ریاست لوئیسیانہ میں جو شدید سمندری طوفان آیا اس نے امریکہ کو ہلا کر رکھ دیا ہے وہاں کے گورنر کی مشیر نے بی بی سی کو بتایا ہزاروں لوگ مارے جا چکے ہیں اور اربہا اربے مالیت کا نقصان ہوا ہے۔ بجلی پانی خوراک ہائش اور ادویات کا سنگین مسئلہ درپیش ہے لوگ حکومت سے بہت ناراض ہیں بش ایڈمنسٹریشن کے خلاف لوگوں کا غصہ بڑھتا ہی جا رہا ہے کیونکہ جس طرح سے عراق میں پانی کی طرح روپیہ بہایا جا رہا ہے اور لاکھوں کی تعداد میں امریکی افواج وہاں برسرپیکار ہے اور لوگوں میں خوف و حراس پھیلایا جا رہا ہے اد وہاں قتل و غارت کا بازار گرم ہے تو دوسری طرف بش حکومت نے ہنگامی صورت حال کے باوجود یہاں کے لوگوں کی مناسب رنگ میں وقت پر امداد نہیں کی بلکہ ابھی بھی سینکڑوں لوگ پھنسے ہوئے ہیں اور بھوکے ہیں غرضیکہ حالت انتہائی نازک اور ابتر ہے۔

بش صاحب اور ان کی حکومت کی پہلی نظر عراق پر ہے کہ کہیں عراق میں ان کی گرفت کمزور نہ ہونے پائے بے شک اپنے ملک کے لوگ ان حالات سے دوچار ہو جائیں یا ہلاک ہو جائیں کوئی بات نہیں اس وقت عزت کا سوال ہے عراق میں اپنا سکہ بٹھانا ہی ٹھانا ہے تجزیہ نگاروں کے مطابق آخر کار امریکہ کو عراق سے اپنی افواج نکالنی پڑے گی اور کافی خمیازہ بھی اسے بھگتنا پڑے گا اور موجودہ صورت حال بھی حکومت کیلئے باعث پریشانی بن سکتا ہے۔

امریکہ میں سمندری طوفان اور عراق میں امریکی فواج کا جانی نقصان دیکھ کر ہزاروں لوگوں نے مریکہ کے مختلف شہروں میں بش حکومت کے خلاف نظاہرہ کیا اور نعرے بلند کئے کہ عراق سے فوج کو فوری طور پر واپس بلایا جائے۔ لوگوں نے مختلف قسم کے بینر اُٹھائے ہوئے تھے جن میں لکھا تھا کہ امریکہ عراق میں اپنی پالیسی میں ناکام نظر آتا ہے خواہ مخواہ اپنی فوج کو موت کے منہ میں دھکیل رہا ہے اُدھر لندن اور دیگر شہروں میں بھی عراق میں غیر ملکی افواج کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں ایسے میں امریکہ کے صدر بش نے یہ اعلان کیا کہ اس وقت ہم اپنی فوج کو عراق سے ہرگز نہیں نکال سکتے ہیں اس میں ہماری کمزوری سمجھی جائے گی اور دشمن اس سے ناجائز فائدہ اٹھائے گا۔

یاد رہے کہ اس وقت تقریباً ساری دنیا عراق میں غیر ملکی افواج کے خلاف آواز بلند کر رہی ہے جب سے مریکہ اور برطانیہ نے عراق میں فوج کشی کی اور جابرانہ اقتدار حاصل کیا تب سے وہاں انسان روزانہ بھیڑ بکریوں کی طرح کٹ رہا ہے اور عوام الناس کی زندگی اجیرن ہے حکام کو ہمیشہ انصاف سے کام لینا چاہئے اور دنیا کی کسی قوم مذہب فرقہ جماعت ملک پر کسی قسم کی زیادتی نہیں کرنی چاہئے تمام لوگ خدا کی مخلوق ہیں سب سے ایک جیسا سلوک کرنا چاہئے ہماری دُعا ہے کہ خدا تعالیٰ امریکہ کے حکام کو فہم و فراست عطا کرے اور وہاں کی عوام کو ان کی موجودہ پریشان کن حالات سے نجات دے اور الٰہی آفات سے بچائے۔ ہماری دعائیں امریکی عوام کے ساتھ ہیں خدا ان کی حفاظت کرے۔

مجھے بیر ہرگز نہیں ہے کسی سے
میں دُنیا میں سب کا بھلا چاہتا ہوں

پاکستان میں شدید زلزلہ

8/اکتوبر صبح 9.25 پر پاکستان میں شدید زلزلہ آیا اب تک 18000 اموات کی اطلاع آچکی ہے ہزاروں زخمی ہیں اور کئی دیہات معدوم ہو گئے ہیں۔ اس زلزلہ کا مرکز پاکستان تھا اور اس کے اثرات ہندوستان کے صوبہ کشمیر، پنجاب، راجستھان اور دہلی پر بھی ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس عذاب سے محفوظ رکھے۔

رمضان المبارک اور قبولیت دُعا کے عظیم مواقع

عزیز احمد مبلغ سلسلہ جموں

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ماہ مبارک رمضان کا مہینہ ہم پر سایہ فگن ہے جو دراصل برکتوں، رحمتوں اور مغفرتوں کا مہینہ ہے۔ حضور سرور کائنات ﷺ بڑے اشتیاق کے ساتھ اس ماہ کا انتظار فرمایا کرتے تھے اور مومنوں کو اس سے ہر طرح فیضیاب ہونے کی ترغیب فرمایا کرتے تھے۔ یقیناً اس ماہ مبارک کی آمد ہمارے لئے خوشیوں اور سعادتوں کی آمد ہے۔ خوش نصیب ہیں جو اس کے ایک ایک لمحے کی قدر کریں اور اپنی دنیا و آخرت کو بنانے اور سنوارنے میں پوری یکسوئی کے ساتھ لگ جائیں اور انعامات الٰہیہ سے اپنا دامن مراد بھر لیں اور بدبخت و نامراد ہیں جو اس کی قدر نہ کریں اور لہو و لعب اور غفلت ولا پرواہی میں اسے یونہی گنوا دیں اور جود و عنایت عطاد بخشش کے اس موسم بہار سے بہرہ یاب نہ ہوں۔

یہ بابرکت مہینہ تقرب الٰہی اور شرف قبولیت دعا کا مہینہ ہے جس میں روزہ داروں کی دعاؤں کو خاص طور پر قبول کیا جاتا ہے۔ ویسے تو اس ماہ مبارک کا ہر دن اپنے اندر برکتیں رکھتا ہے لیکن اس کا آخری عشرہ غیر معمولی برکتیں لے کر آتا ہے جس میں انسان اپنی باطنی صفائی اور دعاؤں اور خدا تعالیٰ کی عبادت کے ذریعہ اپنے مالکِ حقیقی کی پناہ میں آجاتا ہے اور وہ دوزخ کی آگ سے نجات حاصل کر لیتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اس کے پہلے عشرہ میں خدا تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں درمیانی عشرہ میں گناہوں کی بخشش اور مغفرت ہوتی ہے اور آخری عشرہ میں لوگوں کو دوزخ کے عذاب سے نجات دے کر جنت کا وارث بنایا جاتا ہے۔

رمضان میں روزے کے اوقات قبولیت دعا کے لئے خاص اوقات ہیں آخری عشرہ میں اس کی راتوں کا قیام آسمانی دروازوں کو خاص طور پر کھول دینے والا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے کہ اس آخری عشرہ میں ایک رات لیلۃ القدر ہوتی ہے اعتکاف کی عظیم برکت لیلۃ القدر کا پانا ہے۔

لیلۃ القدر اس عہد کی علامت ہے کہ جو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم کے ذریعہ مسلمانوں سے باندھا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے رمضان میں قرآن پاک جیسی مکمل اور دائمی شریعت نازل کر کے بنی نوع انسان سے ایک عہد باندھا اور اس کی علامت اپنے بندوں کے لئے رمضان کے روزے اور اس مہینہ میں خصوصی عبادات اور دعائیں مقرر فرمائیں کہ جب میرے بندے اس ماہ میں روزے رکھیں گے اور مجھ سے خصوصی دعائیں اور التجائیں کریں گے۔ فرمایا:

اُجِیْبُ دَعْوَۃَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ فَلْیَسْتَجِیْبُوْلِی وَلْیُوْمِنُوْبِی لَعَلَّھُمْ یَرْشُدُوْن۔ (البقرۃ)

میں پکارنے والے کی پکار کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات کا جواب دیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

لیلۃ القدر کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لیلۃ القدر خیر من الف شھر کہ یہ مبارک رات ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعائیں اس رات خصوصیت سے قبول ہوتی ہیں چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

من صام لیلۃ القدر ایماناً و احتساباً غفر لہ ما تقدم من ذنبہ یعنی جو شخص لیلۃ القدر کو خوب جاگے اور عبادت کرے اور اس کی یہ عبادت ایمان اور ثواب کی نیت رکھتے ہوئے ہو تو اس کے سب گناہ جو پہلے کر چکا ہو معاف ہو جاتے ہیں۔

(بخاری کتاب الصوم)

پس لیلۃ القدر وہ عظیم الشان ساعت ہے جس میں عاشقان الٰہی کو بالآخر ان کی وارفتگی و دل گرفتگی کا صلہ دیا جاتا ہے اور ان کی تشنگی دیدار کو وصال الٰہی کے آبِ زلال سے بجھانے کیلئے دیدارِ عام کا بندوبست کیا جاتا ہے اور جب تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سَلَامٌ کا روح پرور نظارہ دیکھنے میں آتا ہے جس کی مزید وضاحت حدیث میں یوں ملتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شب کے آخری حصے میں سماء الدنیا پر آ کر پکارتا ہے۔

ھل من سائل فاعطیہ وھل من داعٍ فاجیبُ لہ کہ کوئی ہے جو مجھ سے مانگے تو میں اس کو دوں اور کوئی ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں۔

لیکن بدقسمتی سے آج مسلمان اس خیال کے قائل نہیں رہے کہ خدا تعالیٰ کا وصل اور اس کا الہام و کلام بھی مل سکتا ہے بلکہ ایک مدت سے وصل الٰہی کے اس دروازے پر ایک سنگین فولادی تالا لگا چکے ہیں حالانکہ اس سے کبھی بھی انکار نہیں ہے کہ عشق کا منتہائے مقصود ہی محبوب سے ہمکلام ہونا اور اس کے دیدار سے آتشِ فراق کو ٹھنڈا کرنا ہوتا ہے۔

پس اگر مجازی محبوب سے اس کو دیکھے بغیر اور اس کا کلام سنے بغیر کوئی بھی محبت نہیں کر سکتا تو یہ کسطرح ممکن ہے کہ یارِ ازلی کو دیکھے اور جانے بغیر اس کی محبت کی اعلیٰ رفعتوں اور بلندیوں کو پا لیا جائے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا ہی خوب فرمایا ہے

دیدار گر نہیں تو گفتار ہی سہی
حسن و جمال یار کے آثار ہی سہی

چنانچہ یہی وہ تابناک حقیقت ہے جس کو منظر عام پر ہویدا کرنے کیلئے خدا تعالیٰ نے خود فرمایا ہے۔

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدیً للناس و بینات من الھدی (البقرہ) کہ رمضان کا مہینہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن مجید جیسی زندگی بخش کتاب نازل کی گئی ہے جو وارفتگانِ محبت الٰہی کو آستانہ خداوندی تک پہنچاتی ہے۔ گویا

چل رہی ہے نسیم رحمت کی
جو دعا کیجئے قبول ہے آج

پس دعا اور روزے کا تو چولی دامن کا ساتھ ہے آج دُعا ہی تو ہے جو دوسرے مذاہب سے اسلام کو ممتاز کرتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا اور جس کو تلاش کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا۔ اسلئے تم کو چاہئے کہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو دُعا مانگنا اللہ تعالیٰ کے قدرت کے عین مطابق ہے مثلاً عام طور پر ہم دیکھتے ہیں جب بچہ روتا دھوتا ہے اضطراب ظاہر کرتا ہے تو ماں کسقدر بے قرار ہو کر اس کو دودھ دیتی ہے۔ الوھیت اور عبودیت میں اسی قسم کا ایک تعلق ہے جس کو ہر شخص نہیں سمجھ سکتا۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے دروازے پر گر پڑتا ہے اور نہایت عاجزی، خشوع اور خضوع کے ساتھ اس کے حضور اپنی حالت کو پیش کرتا ہے اور اس سے اپنی حاجات کو مانگتا ہے تو الوہیت کا کرم جوش میں آتا ہے اور ایسے شخص پر رحم کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا دودھ ایک گریہ کو چاہتا ہے اسلئے اس کے حضور ایک رونے والی آنکھ پیش کرنی چاہئے۔ (ملفوظات جلد اصفحہ ۳۵۱ تا ۳۵۲)

نماز میں سورۃ فاتحہ کی دعا نہایت موثر ہے کیسی بے ذوقی اور بے مزگی ہو اس عمل کو جاری رکھنا چاہئے یعنی کبھی تکرار آیت ایاک نعبد وایاک نستعین اور کبھی تکرار آیت اھدنا الصراط المستقیم کا اور سجدہ میں یاحی یا قیوم برحمتک استغیث زندگی کا ذرا اعتبار نہیں، اور دنیا کی خوابگاہ نہایت دھوکہ دینے والی چیز ہے، رات کو دعا کرو صبح کو دعا کرو اللہ تعالیٰ نفس امارہ سے آزادی بخشے جہاں تک ہو سکے گریہ وزاری کی عادت ڈالو کہ رونے والوں پر اس کو رحم آتا ہے کوشش کرو کہ خدا تعالیٰ کے روبرو صاف و پاک ہو جاؤ جیسے قرآن کریم کی ہدایت ہے اس کا منشاء ہے کاہلی کوئی چیز نہیں در بے مجاہدہ کوئی منزل تک نہیں پہنچ سکتا۔ (مکتوب بنام حضرت مولوی محمد احسن صاحب)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

’’رمضان المبارک کی برکات سے فائدہ اٹھانے کا مطلب یہ ہے کہ اس مہینے کی عبادتوں کو استقلال بخشیں اس مہینے میں جو برکتیں پائی جاتی ہیں ان کو دوام عطا کریں جن مصیبتوں سے نجات پائی جاتی ہے تو پھر دوبارہ اُن بدعتوں میں نہ جکڑے جائیں ان گندگیوں کی طرف منہ نہ کریں جن گندگیوں سے رمضان شریف نے آپ کو نجات دلائی ہے۔ اس موقعہ پر رمضان المبارک ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے کھولنے کیلئے آیا ہے کہ پہلے بھی خدا دعائیں سنا کرتا تھا لیکن اب تو اور بھی قریب آگیا ہے وہ تم پر رحمت کے ساتھ جھک رہا ہے دعائیں سننے کے سارے دروازے کھل چکے ہیں تمہاری ہر آہ و پکار آسمان تک پہنچے گی کوئی ایسی آواز نہیں جو تمہارے دل سے اُٹھے اور اللہ کے عرش کو ہلا نہ رہی ہو پس رمضان شریف رحمتوں کا پیغام لے کر آیا ہے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی یہ پیاری آواز ہمارے کانوں میں گونج رہی ہے کہ جس کی زندگی میں یہ مہینہ داخل ہو جائے گا اللہ تعالیٰ کی رحمت کے دروازے اس پر کھلتا چلا جائے گا پس اس مہینے کو اپنی زندگی میں داخل کر لیں خود اس مہینے میں داخل ہو جائیں کیونکہ اس سے بہتر امن کی اور کوئی جگہ نہیں‘‘۔

قبولیت دُعا کے اس مہینہ میں اللہ تعالیٰ ہم سب کو محض اپنے فضل سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

زکـــوٰۃ

☆۔ زکوۃ اسلام کا ایک اہم اور بنیادی رکن ہے۔

☆۔ ہر صاحب نصاب مسلمان مرد اور عورت پر زکوٰۃ کی ادائیگی فرض ہے۔

☆۔ زکوٰۃ مومنوں کے اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

☆۔ ادائیگی زکوٰۃ کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی محبت حاصل ہوتی ہے۔

☆۔ یہ صرف روحانی بیماریوں ہی کا علاج نہیں بلکہ ظاہری تکالیف اور مصائب و آلام سے بھی نجات پانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔

☆۔ کوئی بھی دوسرا چندہ زکوٰۃ کے قائم مقام متصور نہیں ہو سکتا۔

☆۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد کی رو سے ’’زکوٰۃ‘‘ کی تمام رقوم مرکز میں آنی چاہئیں۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

دعائے مغفرت اور شکریہ احباب

مورخہ ۱۸ ستمبر ۲۰۰۵ کو خاکسار کے والد محترم خواجہ محمد عبد اللہ صاحب درویش دل اور گردوں کی تکلیف کے باعث وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اس موقع پر خاکسار کو جن احباب نے اظہار تعزیت کے فون فیکس اور خطوط بھجوائے ہیں خاکسار ان سب احباب جماعت کا ممنون و مشکور ہے جزاکم اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔ فرداً فرداً تمام دوستوں کی طرف سے موصولہ خطوط کے جواب دینا خاکسار کے لئے ممکن نہیں ہے جس کے لئے خاکسار تہہ دل سے احباب جماعت سے معذرت خواہ ہے۔

(خواجہ عطاء الغفار انسپکٹر بیت المال آمد قادیان)

طلباء کیلئے مفید معلومات

فائر انجینئرنگ میں کریئر کے وسیع مواقع ہیں

مجھے فائر انجینئرنگ اور اس کے متعلق کورسیز کی معلومات چاہئے۔کالج کا پتہ بھی دیں؟

جواب ۔دی انڈین انسٹی ٹیوٹ آف فائر انجینئرنگ۔ ناگپور ۱۳۔ مہاراشٹر فون 0712-591999 واحد گورنمنٹ ادارہ ہے جہاں حکومت سے منظور شدہ ڈپلومہ سرٹیفکیٹ کورسیز منعقد کئے جاتے ہیں۔اس شعبے میں مختلف کورسیز کرنے کے بعد آپ سرکاری نیم سرکاری اور پرائیویٹ آرگنائزیشن میں ملازمت کرسکتے ہیں۔ اس کے علاوہ بیرونی ممالک میں اوپیک یا خلیجی ممالک میں بھی ملازمت کے اچھے مواقع دستیاب ہوتے ہیں۔ کورسیز کی تفصیلات اس طرح ہیں:۔

۱۔ایڈوانس ڈپلومہ ان فائر سیفٹی انجینئرنگ ۲۔ پوسٹ ڈپلومہ ان فائر انجینئرنگ تعلیمی لیاقت: ڈپلومہ انجینئرنگ یا ٹیکنالوجی یا ڈگری انجینئرنگ یا سائنس گریجویٹ یا کوئی اور گریجویٹ ۔اس شعبہ میں ۲ سال تجربہ کے ساتھ کم از کم ۴۰ فیصد مارکس ۔۳۔ ایڈوانس ڈپلومہ ان انڈسٹریل سیفٹی تعلیمی لیاقت: ڈگری یا ڈپلومہ ان انجینئرنگ یا بی ایس سی (کیمسٹری یا فزکس دوسالہ تجربہ کے ساتھ) ۴۔ایک سالہ ڈپلومہ ان فائر سیفٹی انجینئرنگ : تعلیمی لیاقت: آئی ٹی آئی یا بارہویں۔ ۵۔ چھ ماہی سرٹیفکیٹ کورس ان فائر سیفٹی انجینئرنگ تعلیمی لیاقت: دسویں۔

قد وقامت اونچائی 165 سینٹی میٹر ۔ وزن پچاس کلوگرام سینہ آٹھ سم (پھول کر 86.5 سم)

سوال :دسویں کے بعد سائنس میں کیریر بنانا چاہتا ہوں مگر مجھے بائیولوجی میں دلچسپی نہیں ۔بارہویں سائنس کے بعد کون سے متبادل ہیں ۔رہنمائی کریں۔ دلچسپی کے مضامین فزکس ۔کیمسٹری میتھس ۔اور کمپیوٹر ہیں۔

جواب: آپ بائیولوجی مضمون کے بغیر بارہویں (سائنس) کرسکتے ہیں۔ بائیولوجی کی متبادل کے طور پر آپ ووکیشنل مضمون اختیار کریں یاد رہے کہ سائنس میں دلچسپی رکھنا ایک بات ہے مگر بارہویں سائنس کرنے کیلئے دسویں جماعت میں کافی محنت کی ضرورت ہے لہٰذا پڑھائی پر پوری توجہ رکھیں۔

آپ بارہویں سائنس (بائیولوجی کے بغیر) کے بعد انجینئرنگ (بی ای) بی ایس سی (ایویئشن) فارمیسی آرکیٹکچر ۔ انٹیریئر ڈیزائن کورسیز میں گریجویشن (کامرس گریجویشن بہتر ہوگا) مکمل کرسکتے ہیں یا ۵ سالہ انٹیگریڈیڈ لاء بھی کرسکتے ہیں یا ہوٹل مینجمنٹ فائن آرٹس ڈیزائننگ کے بہت سے کورسیز کرسکتے ہیں۔ بی ایم ایم ، بی ایم ایس میں بھی کریئر بنا سکتے ہیں۔

فی الوقت آپ صرف دلچسپی کے مضامین پر توجہ دے رہے ہیں اگلے دوسال (بارہویں سائنس کرتے وقت) آپ سمجھنے کی کوشش کریں کہ سائنس کے مضامین میں آپ کتنے بہتر ہیں۔ مستقبل میں سائنس مضامین سے گریجویشن انجینئرنگ کرتے وقت آپ کو جتنی محنت ۔لگن قربانی اور منصوبہ بندی درکار ہوگی وہ سب آپ کرسکتے ہیں۔

سوال :میں نے امسال میکانیکل انجینئرنگ کا ڈپلومہ کیا ہے۔ مجھے ۵۷۔۸ فیصد مارکس ملے ہیں۔ میں بی ای کے دوسرے سال میں داخلے کے قابل نہیں ہوں مجھے دوسرے انجینئرنگ کے متبادل کورسیس کی معلومات بھی دیجئے؟

جواب: اگر آپ ڈگری (بی ای) مکمل کرنا چاہتے ہیں تو AMIE سیکشن بی کورس کے ذریعے مکمل کرسکتے ہیں۔ تفصیلی معلومات کیلئے ویب سائٹ WWW.ieindia.org دیکھیں۔ داخلہ فارم بھی ڈاؤن لوڈ کرسکتے ہیں۔اس کے بعد بیلاپور کے مقامی مرکز (پلاٹ نمبر ۱۰۶، سیکٹر ۱۵، سی بی ڈی، بیلاپور نوی ممبئی ۔۴۰۰۶۱۴) پر دوسری تفصیلات کیلئے ملاقات کریں، آپ کو میکانیکل انجینئرنگ کیلئے Specialization مل جائے گی۔

اس کے علاوہ بی ایس سی آئی ٹی ربی ایس سی کمپیوٹر سائنس یا بی ایم ایس کے کورسیز کے ذریعے گریجویشن مکمل کرسکتے ہیں جن کے بعد آپ انجینئرنگ آئی ٹی مینجمنٹ جیسے شعبوں میں بہت سے پروفیشنل کورسیز کرنے کے قابل ہوجائیں گے نیز آپ بہت سے پوسٹ ایچ ایس سی پوسٹ ڈپلومہ کورس بھی کرسکتے ہیں۔ اس کی تفصیلات کیلئے ڈائریکٹر آف ٹیکنیکل ایجوکیشن مہاراشٹر گورنمنٹ سی ایس ٹی ممبئی سے ملاقات کریں یا WWW.dte.org.in پر وزٹ کریں۔

سوال :میں امسال بارھویں (سائنس) میں زیر تعلیم ہوں۔ مجھے بارھویں کے بعد فارمیسی کرنا ہے۔کیا اس کیلئے سی ای ٹی ضروری ہے اور فارمیسی کی سی ای ٹی کے لئے فزکس کیمسٹری یا فزکس ۔کیمسٹری بائیولوجی مضمون ہیں؟ اس کیلئے کالجوں کے نام بھی بتائیے؟

جواب :امسال سی ای ٹی پیٹرن کے مطابق صرف ایک مشترک انٹرنس امتحان MHT-CET تھا جس میں مختلف پیپرس تھے۔ پرچہ اول: فزکس اور کیمسٹری (۵۰ مارکس)

پرچہ دوم: بائیلوجی سو مارکس۔ پرچہ سوئم: میتھس سو مارکس۔بی فارمیسی کیلئے آپ پرچہ اول دوم یا پرچہ اول سوم دے سکتے ہیں۔لہٰذا آپ ذہانت قابلیت اور دلچسپی کے اعتبار سے پرچہ دوم (بائیلوجی) یا پرچہ سوم (میتھس) منتخب کریں۔ ممبئی میں بی فارمیسی کیلئے یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ آف کیمیکل ٹیکنالوجی بہترین اور نامور کالج ہے۔ اس کی تفصیلات WWW.udct.org سائٹ پر موجود ہے۔ مہاراشٹر کے مختلف بی فارمیسی کے کالجوں کی فہرست امسال کے بروشر یا ویب سائٹ WWW.dte.org.in سے حاصل کرسکتے ہیں۔ اچھے کالجوں میں داخلے کے لئے انٹرنس امتحان میں اچھے نمبرات حاصل کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ آپ اگر ڈپلومہ ان فارمیسی (ڈی فارم) کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے کسی بھی قسم کا انٹرنس امتحان نہیں ہے۔ بارہویں سائنس کے نتیجے کی بنیاد پر آپ براہ راست مختلف کالجوں میں داخلہ لے سکتے ہیں۔

معاصرین کی آراء

فرقہ پرست اور جنونی مولویوں سے اسلام بھی شاکی ہے

پاکستان کے معروف روزنامہ ''دن'' یکم اگست 2005ء کا فکر انگیز اداریہ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

''علماء خطباء اور ائمہ کے روپ میں چند کالی بھیڑیں اگر ملکی انتہاپسندی، فرقہ پرستی، تکفیر اور تفسیق کی فتویٰ بازی کے مذموم عمل کے ذریعہ قومی اتحاد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا رہی ہیں تو اُن کی سرکوبی پر یقیناً کسی کو کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ درست ہے کہ طالع آزما نام نہاد مذہبی رہنماؤں نے مسلکی تعصبات کی دکانداری چمکانے کے مذموم ہدف تک رسائی کی خاطر مساجد کے پلیٹ فارمز کو بھی استعمال کیا ہے۔ مساجد کے وہ منبر ومحراب اور مینار جن سے شیریں بیان واعظوں کی تقاریر جب گونجتیں تو ان کی تاثیر اور سحر کافروں کو بھی مسلمان بنا دیتا۔ یہ کیسے واعظ اور خطیب ہیں جو فروعی مسلکی اور فقہی اختلاف کی بنیاد پر مسلمانوں ہی کو کافر بنا اور بتا رہے ہیں۔ ایسا کرتے ہوئے یقیناً وہ اسلام کی تو کوئی خدمت نہیں کر رہے البتہ فروغ کفر کی تحریک کو آگے بڑھانے کیلئے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ سچ ہے ان مٹھی بھر طالع آزما تنگ نظر اور فرقہ پرست جنونی مولویوں سے اسلام خود شاکی ہے۔ وہ ملک وقوم کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کرنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اس قماش اور کینڈے کے اکثر مولوی ذاکر واعظ اور مجتہد روح دین اور علم دین کی حقیقت سے بال برابر آشنائی بھی نہیں رکھتے''۔

ملت کے فدائی جگر گوشۂ مسیح موعودؑ اور خلافت ثانیہ کے تاجدار سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ملاّ کے چہرہ سے نقاب اٹھاتے ہوئے ٹھیک ہی کہا تھا۔

کلام یزداں پہ آج ملاّ نے ڈھیروں کپڑے چڑھا رکھے ہیں
کبھی جو تھا زندگی کا چشمہ وہ آج جوہڑ بنا ہوا ہے
تلاش اُس کی عبث ہے واعظ کجا ترا دل کجا وہ دلبر
وہ تیرے دل سے نکل چکا ہے نگاہ مومن میں بس رہا ہے

چندہ جلسہ سالانہ

چندہ جلسہ سالانہ بھی ایک لازمی چندہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ جسکی شرح سالانہ آمد کا 1/120 ہے۔ جو ہر شخص کی ماہوار آمد کے 1/10 کے برابر ہے۔ یعنی اگر کسی شخص کی ماہوار آمد مبلغ -/1000 روپیہ ہے تو اس کے لئے سال بھر میں صرف ایک مرتبہ -/100 روپیہ ادا کرنا ہے۔

جلسہ سالانہ پر جو مہمان قادیان تشریف لاتے ہیں وہ سب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان ہوتے ہیں۔ جن کی مناسب تواضع کا انتظام مرکز نے کرنا ہوتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ ساری جماعت اس ثواب میں شریک ہو۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مجلس مشاورت 1943ء کے موقع پر فرمایا کہ:-

''حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جلسہ سالانہ کو ایک مستقل کام قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ

''اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلاء کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اسکے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جسکے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔''

''پس اگر چندہ جلسہ سالانہ کو الگ رکھا جائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس زور دینے کی وجہ سے کہ ہمارا جلسہ سالانہ دوسرے لوگوں کے جلسوں کی طرح نہیں مومنوں کا اس چندہ میں حصہ لینا ان کے ایمانوں کو ہمیشہ تازہ کرنے کا موجب بنتا رہیگا۔'' (نظام بیت المال آمد صفحہ:21)

اب جبکہ جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد میں صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ جن دوستوں نے ابھی تک جلسہ سالانہ کا چندہ ادا نہیں کیا ان سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد اسکی ادائیگی کریں۔ عہدیداران جماعت اور جملہ مبلغین ومعلمین کرام سے بھی اس سلسلہ میں مخلصانہ تعاون کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نونیت جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہ
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدی بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی وسونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

قادیان دارالامان میں ہفتہ قرآن مجید

قادیان کی مقدس بستی میں ۶ راگست تا ۱۲ اگست بعد نماز مغرب وعشاء مسجد اقصیٰ میں لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیر اہتمام ہفتہ قرآن مجید کا انعقاد کیا گیا۔ اجلاسات کی کارروائی مختصر مگر جامع، علم وعرفان سے مالا مال تھی۔

مورخہ ۶ اگست کو محترم مولانا حکیم محمد دین صاحب ناظم دارالقضاء کی زیر صدارت کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ایڈیشنل ناظم وقف جدید نے ''قرآن کریم کی فصاحت اور بلاغت ورعربی زبان میں نزول کی حکمت پر جامع مدلل تقریر کی۔

۷ راگست کی کارروائی زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد منعقد ہوئی۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم مولانا عنایت اللہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد نے نزول قرآن کریم کا پس منظر اور دیگر لہامی کتب کی موجودگی میں اس کی ضرورت پر تقریر فرمائی۔

تیسرا شبینہ اجلاس: محترم مولانا جلال الدین صاحب نیر ناظر بیت المال آمد کی زیر صدارت تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ نظم کے بعد محترم سلطان احمد صاحب ظفر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین نے قرآن کریم کی تلاوت او، ں کے آداب پر تقریر کی

چوتھا اجلاس مکرم محترم ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوۃ الی اللہ کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت ونظم کے بعد مکرم محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وتعلیم القرآن وقف عارضی نے بعنوان ''لا یمسّہ لا المطھّرون تقریر کی۔ پانچواں اجلاس مولانا برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر واشاعت کی زیر صدارت ہوا نس میں تلاوت ونظم کے بعد عبدالمومن راشد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ علوم قرآنی کا نکشاف کے موضوع پر تقریر کی۔

چھٹا اجلاس زیر صدارت محترم ڈاکٹر محمد عارف صاحب ناظر بیت المال آمد وافسر جلسہ سالانہ ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد محترم مولانا زین الدین صاحب حامد استاد جامعہ احمدیہ وایڈیٹر ماہنامہ مشکوۃ نے قرآن اور جدید سائنسی انکشافات پر تقریر کی۔

ساتواں اور آخری اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا محمد نسیم خان صاحب ناظر امور خارجہ منعقد ہوا جس میں تلاوت ونظم کے بعد محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم پرنسپل جامعہ احمدیہ وایڈیٹر بدر نے قرب ووصال الٰہی کے ذرائع قرآنی تعلیم کی روشنی میں تقریر کی۔

بعدہ صدر اجلاس نے انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا اور ہفتہ قرآن کے کامیاب انعقاد پر مبارک باد دی اور قرآنی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے کی تلقین کی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قرآن مجید کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (شیخ مجاہد احمد شاستری)

جماعت احمدیہ یوسائی پیٹھ سرکل نظام آباد میں تربیتی جلسہ

مورخہ 11.9.05 کو مکرم خیرات علی صاحب صدر جماعت احمدیہ یوسائی پیٹھ کی زیر صدارت بمقام یوسائی پیٹھ تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم محمد مصطفیٰ معلم نے تقریر کی اس کے بعد خاکسار نے حاضرین کرام کو حقیقی احمدی بننے اور ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ صدارتی خطاب ودُعا کے ساتھ یہ اجلاس برخاست کیا گیا حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

مورخہ 14.9.05 کو مکرم محمد بابو میاں صاحب صدر جماعت احمدیہ ایلوائی کی زیر صدارت اور ہمارے خصوصی مہمان مکرم خیرات علی صاحب کی نگرانی میں طلباء وطالبات ایلوائی اور یوسائی پیٹھ کے علمی مقابلہ جات منعقد کئے گئے یہ مقابلے مکرم لطیف شریف صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوا مقابلہ میں پورے طلباء وطالبات یوسائی پیٹھ اور پلورتھی نے حصہ لیا۔ اس موقعہ پر تلاوت قرآن پاک۔ اور نظم اور سادہ نماز اور حدیث حفظ اور کویز وغیرہ کا مقابلہ کیا گیا اس میں اوّل دوم اور سوم آنے والے طلباء وطالبات کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ آخر پر خاکسار نے علم کی اہمیت کے موضوع پر روشنی ڈالی اس کے بعد صدر اجلاس نے دعا کرائی بعد میں حاضرین اجلاس میں شیرینی تقسیم کی گئی مکرم صدر جماعت یوسائی کی طرف سے چائے کا انتظام کیا گیا۔ (محمد اقبال کنڈور سرکل انچارج)

جالندھر میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جالندھر شہر میں جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۵ اگست کو منعقد کیا گیا۔ جس میں تمام نو مبائعین کو مدعو کیا گیا۔ یہ ہمارا پہلا پروگرام تھا جو جالندھر شہر میں رکھا گیا۔ یہ جلسہ خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز سنجے خان نے کی۔ اور نظم عزیز برکت علی نے پڑھ کر سنائی۔ پہلی تقریر مکرم ظہور خان صاحب کی تھی۔ اسکے بعد عزیز لیاقت علی، عبدالشکور اور عزیزم اقبال خان نے نظمیں پڑھ کر سنائیں اسکے بعد خاکسار نے آنحضرت صلعم کی سیرۃ کے موضوع پر تقریر کی اور آخر پر تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے آئندہ پروگراموں میں حصہ لینے کی تحریک کی گئی اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر ساعی میں برکت دے اور ہمیں مقبول خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ (مبلغ سلسلہ جالندھر)

لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت کا گیارھواں اور نومبائعات بھارت کا پہلا سالانہ اجتماع

لجنات اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت کا گیارھواں سالانہ اجتماع اور نومبائعات بھارت کا پہلا سالانہ اجتماع مورخہ 22-21-20 ستمبر کو بیت النصرت لائبریری قادیان میں منعقد کیا گیا۔ اس اجتماع میں ۳۲ مجالس کی کل ۱۰۲ ممبرات نے شرکت کی۔ پرانی مجالس لجنات اماء اللہ بھارت میں سے حیدرآباد۔ سکندرآباد۔ یادگیر۔ دہلی۔ نموگہ۔ بھدرواہ۔ عثمان آباد۔ میلاپالم۔ اجمیر۔ پینگاڈی۔ کشن گڑھ اور کوڈیاتھور کی ۴۰ ممبرات نے اور نومبائعات بھارت میں سے ملم پلی۔ بیاور۔ کشن گنج۔ کشن گڑھ۔ اجمیر۔ کیرنگ۔ ستیکے۔ گوبند پور۔ ڈنگو۔ دڑے والی۔ پیرا۔ ٹھٹھل۔ مالیہ۔ بھٹی وال گھڑکا۔ پنجور۔ دھاریوال۔ جالندھر۔ ریڑواں۔ بھام اور دھولپور کی 62 ممبرات نے شرکت کی۔ اجتماع میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان کی تربیتی تقریر کے علاوہ خصوصی درس القرآن ودرس الحدیث ہوئے نیز لجنہ وناصرات کے مختلف معیاروں کے درج ذیل علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔ مقابلہ حفظ قرآن مجید۔ نظم خوانی۔ تقاریر۔ بیت بازی۔ ذہنی آزمائش۔ فی البدیہہ۔ اللہ تعالیٰ ان مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی ممبرات کو اس اجتماع سے فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطاء فرمائے (آمین)

لجنہ اماء اللہ کے تحت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کوارتھی: مورخہ 19.6.05 کو لجنہ اماء اللہ کوارتھی نے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا تلاوت اور نظم کے علاوہ مختلف عنوانات پر چار تقاریر ہوئیں۔ اس جلسہ میں ایک گیمبیا کی ممبر نے بھی شرکت کی دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

کانپور: مورخہ 28 اگست کو لجنہ اماء اللہ کانپور نے زیر صدارت محترمہ یاسمین خلیل صاحبہ جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا۔ جلسہ میں تلاوت قرآن کریم حمد اور نعت کے علاوہ 4 نظمیں ۹ مضمون پڑھے گئے۔ اس جلسہ میں لجنہ اماء اللہ کی ۲۲ ممبرات نے شرکت کی۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ صدر صاحبہ نے شیرینی تقسیم کی۔

ساگر: مورخہ ۲۸ اگست کو لجنہ اماء اللہ ساگر نے جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت محترمہ مریم بی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ساگر منعقد کیا۔ جلسہ میں تلاوت قرآن کریم۔ نظم نعت کے علاوہ مختلف مضامین پڑھے گئے۔

شاھجھانپور: ماہ اگست میں لجنہ اماء اللہ شاہجہانپور نے جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا جلسہ میں تلاوت قرآن کریم کے علاوہ نظمیں اور چار تقاریر پڑھی گئیں۔ جلسہ میں ۱۲ غیر احمدی ممبرات نے بھی شرکت کی دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

کوسمبی: لجنہ اماء اللہ کوسمبی نے زنانہ مسجد کوسمبی میں جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت محترمہ ساجدہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کوسمبی منعقد کیا۔ جلسہ میں تلاوت قرآن کریم کے علاوہ ۴ نظمیں اور چار مضمون پڑھے گئے جلسہ میں لجنہ کی حاضری ۳۴ تھی بعد دُعا جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

بلاری: مورخہ ۲۰ اگست کو لجنہ اماء اللہ بلاری نے زیر صدارت محترمہ شہناز بیگم صاحبہ صدر لجنہ بلاری جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا۔ جلسہ میں تلاوت قرآن کریم کے علاوہ قصیدہ نعت اور تقاریر پڑھی گئیں۔ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ ممبرات کی چائے ناشتہ سے تواضع کی گئی۔ (بشریٰ پاشا صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

بلارپور (مہاراشٹر) میں جلسہ تعلیم القرآن وتربیتی اجلاس

سرکل بلارپور کے نومبائعین کو زیادہ سے زیادہ مالی جہاد میں شامل کرنے نیز انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت وبرکات کے بارے میں آگاہ کرنے کیلئے سرکل ہذا میں مورخہ 16.7.05 تا 22.7.05 ہفتہ مال منایا گیا۔ اس دوران جماعت احمدیہ مرکل میٹا۔ ابے جھری۔ پاٹن۔ ناٹا کوہاڈو کھڑکی میں اجلاسات منعقد ہوئے۔ ان اجلاسات میں نومبائعین کرام کو مالی قربانی کی افادیت وافضال کے تعلق سے سمجھایا گیا۔

مورخہ 20.8.05 کو بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ مرکل میٹا کی مسجد میں جلسہ تعلیم القرآن منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید ونظم کے بعد مکرم مولوی محمد کمال حسن صاحب معلم سلسلہ مرکل میٹا نے فضائل قرآن۔ مکرم مولوی محمد فضل رصاحب نے برکات قرآن کے موضوع پر خاکسار نے ''تلاوت قرآن کے برکات'' کے تعلق سے تقریر کی دعا کے بعد اجلاس ختم ہوا۔ علاوہ ازیں 22.8.05 کو دارالتبلیغ ابے میں بھی خاکسار کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس علاقہ میں حقیقی اسلام کو روز بروز ترقی عطا فرمائے۔ آمین (شیخ اسحاق احمد سرکل انچارج

املاپورم میں تربیتی اجلاس

جماعت احمدیہ املاپورم ایسٹ گوداوری میں مورخہ 14.8.05 کو ایک تربیتی جلسہ مکرم صدر صاحب املاپور کی زیر صدارت ہوا اس جلسہ میں احباب جماعت کے علاوہ تمام معلمین کرام بھی شامل ہوئے۔ مکرم کے ریاض احمد صاحب کی تلاوت اور محمد حسین صاحب کی نظم خوانی کے بعد چند معلمین نے تقریر کی خاکسار نے موجودہ دور میں ہماری ذمہ دریاں بیان کیں صدر اجلاس نے بھی ضروری امور کی طرف توجہ دلائی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔ حاضرین کے لئے چائے اور شیرینی کا انتظام کیا گیا تھا۔ (محمد شیر اللہ نائب سرکل انچارج)

جماعت احمدیہ ''ساؤتومے ورنسیپ'' کا پہلا'' جلسہ یوم خلافت''

رپورٹ: رشید احمد طیب۔ مبلغ ساؤتومے

''ساؤتومے ورنسیپ'' سنٹرل افریقہ، گلف آف گنی (Gulf of Guine) میں واقع دو جزیروں پر مشتمل ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کی آبادی قریباً ڈیڑھ لاکھ نفوس اور رقبہ محض ایک ہزار مربع کلومیٹر کے لگ بھگ ہے۔ اور قریبا سو فیصد آبادی ''عیسائیت'' سے وابستہ ہے۔ ماضی میں یہ ملک پرتگال کی کالونی رہا ہے۔ اس وجہ سے اس کی قومی زبان ''پرتگیزی'' ہے۔

جماعت احمدیہ کا اس ملک میں نفوذ اور قیام تین سال قبل جماعت ''بینن'' کی کوششوں سے عمل میں آیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان الہام ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' یہاں بھی صادق آیا۔ چونکہ یہ ملک ایک جزیرہ ہونے کے ناطے زمین کا چاروں طرف سے کنارہ بھی ہے اور تسلیم شدہ زمین کا وسط (ایکویٹر) بھی اس جزیرہ کے اندر سے گزرتا ہے۔

جلسہ یوم خلافت سے ایک ہفتہ قبل سے خاکسار نے احباب جماعت کو اس دن کی اہمیت اور پروگرام کے بارہ میں اطلاع دینی شروع کی۔ ساتھ ساتھ خود بھی اور احباب جماعت کو تحریک کر کے غیر از جماعت دوستوں کو بھی اس جلسہ میں لانے کی کوشش کی۔

۲۷ مئی ۲۰۰۵ کو جلسہ سے قبل خطبہ جمعہ میں خاکسار نے نظام جماعت کا مختصر تعارف بیان کیا اور بتایا کہ ہماری جماعت اپنے اہم اور تاریخی دنوں کو کس طرح مناتی ہے۔ اور بتایا کہ اس سارے نظام اور ایسے پروگراموں کا اصل اور بڑا مقصد صرف یہ ہے کہ دنیا کو اپنے کھوئے ہوئے خزانے ''خدا تعالیٰ'' کی خبر دی جائے اور خدا تعالیٰ کی حقیقی عظمت دنیا میں قائم کی جائے۔

نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد مکرم عمر کروالیو صاحب صدر جماعت احمدیہ ساؤتومے کی زیر صدارت جلسہ یوم خلافت تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا جو ہمارے نومبائع نوجوان مکرم عبدالقادر لیما صاحب نے کی اور پرتگیزی زبان میں اس کا ترجمہ بھی پیش کیا۔ گزشتہ سال ہی یہ نوجوان عیسائیت کو چھوڑ کر احمدی ہوئے ہیں اور قریبا چھ ماہ کے عرصہ میں یسرنا القرآن مکمل کرنے کے بعد قرآن کریم ناظرہ کا دور پورا کر چکے ہیں۔ اور اب خاکسار سے لفظی ترجمہ پڑھ رہا ہے۔

تلاوت کے بعد عزیزان ... اور آمنہ مریم نے خوش الحانی سے حضرت مصلح موعودؓ کے کلام سے نظم پیش کی جس کا ترجمہ خاکسار نے مقامی زبان میں بتایا۔ اس کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر میں آیت استخلاف کی روشنی میں دین حق میں نعمت خلافت کی اہمیت و برکات کے متعلق بیان کیا اور جماعت میں خلافت کے قیام اور اب تک اس کی برکات جو اللہ تعالیٰ ہمیں عطا فرماتا چلا آرہا ہے کا مختصر خاکہ بیان کیا۔ نیز بتایا کہ یہ ساری برکات وفضائل ایمان وعمل صالح سے مشروط ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے مسلسل دعائیں کرتے ہوئے اور ان شرائط پر کاربند رہتے ہوئے ہی ہم اس عظیم نعمت سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت نے اپنے اختتامی کلمات میں کہا کہ کسی بھی مذہب یا ادارے کی شروعات اسی طرح چھوٹے چھوٹے کاموں اور پروگراموں سے ہوتی ہے۔ اور ضروری ہے کہ ہم اسی طرح جماعت احمدیہ کے جملہ پروگراموں کا خواہ چھوٹے پیمانے پر ہی، انعقاد کرتے رہیں اور اپنے ساتھ اپنے زیر اثر افراد کو لاتے رہیں تو ضرور اللہ تعالیٰ ترقی عطا فرمائے گا۔

اختتامی دعا کے ساتھ جماعت احمدیہ ''ساؤتومے ورنسیپ'' کی تاریخ کا پہلا جلسہ یوم خلافت اختتام پذیر ہوا جس میں ۱۵ احباب جماعت اور ۱۴ غیر مسلم زیر رابطہ افراد نے شرکت کی جنہوں نے بعدہ نہایت خوشی کا اظہار کیا اور جماعت کا تعارفی لٹریچر لے کر گئے۔

جلسہ کے بعد حاضرین کی خدمت میں دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ ضمناً یہ عرض ہے کہ اسی دن خاکسار نے اپنی بیٹی عزیزہ نعمانہ رشید کا عقیقہ بھی کیا اور اسی گوشت سے احباب کی تواضع کی گئی اور بتایا گیا کہ ہمارے دین میں نعمت اولاد کے شکرانے کا یہ خوبصورت طریق ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

❀❀❀❀❀

جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ کی بعض اہم تقریبات

(رپورٹ: میاں مظفر احمد خالد۔ مبلغ ٹرینیڈاڈ)

جماعت احمدیہ ٹرینیڈاڈ کے زیر انتظام مختلف تعلیمی وتربیتی پروگرام ہوتے رہتے ہیں۔ ذیل میں چند ایک اہم تقریبات کی مختصر رپورٹ دعا کی درخواست کے ساتھ ہدیۂ قارئین ہے۔

جلسہ ہائے یوم مسیح موعود علیہ السلام

مورخہ ۲۴ مارچ کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ والنسیہ شہر میں منعقد ہوا۔ جبکہ دوسرا جلسہ یوم مسیح موعودؑ ۲۵ مارچ کو سپاریا شہر میں منعقد ہوا۔ دونوں جلسوں کے پروگرام تلاوت قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاکیزہ منظوم کلام مع انگریزی ترجمہ سے شروع ہوئے۔ ان جلسوں میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرۃ طیبہ کے مختلف پہلو، آپ کے دعاوی اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوعات پر مقررین نے خطابات فرمائے۔ ان جلسوں میں احباب جماعت کی حاضری ۲۰۰ سے زائد رہی جبکہ ۲۰ غیر مسلم مہمان بھی شامل ہوئے۔

Day with needy children

مورخہ ۸ رمئی کو (Day with needy children) منایا گیا۔ اس کے مطابق مختلف یتیم خانوں اور دیگر چند دیہات سے ۱۳۰ یتیم اور غریب بچوں کو K.Dona Drive in جو کہ ایک تفریحی پارک ہے، میں لے جا کر پکنک منائی گئی۔ یہاں بچوں کی کھیل اور تفریح کا اچھا انتظام موجود ہے۔ چنانچہ ان سب بچوں نے احباب جماعت کی نگرانی میں خوب لطف سے دن گزارا۔ بچوں کے لئے پھل، مشروبات اور دوپہر کے عمدہ کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ شام ۴ بجے مکرم ابراہیم بن یعقوب صاحب امیر ومشنری انچارج نے چند اختتامی کلمات کے ساتھ دعا کروا کر اس پروگرام کو ختم کیا۔ اس کے بعد تمام بچوں میں تحائف تقسیم کر کے ان کو متعلقہ سینٹروں میں پہنچایا گیا۔

جلسہ یوم خلافت

اسی طرح مورخہ ۲۹ رمئی کو نیشنل جلسہ یوم خلافت سپاریا شہر میں منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ مع انگریزی ترجمہ کے ساتھ جلسہ کا پروگرام شروع ہوا۔ مختلف مقررین نے اپنے خطابات میں ''برکات خلافت''، ''پیشگوئی دربارہ خلافت'' اور ''خلافت اور ہماری ذمہ داریاں'' کے اہم موضوعات پر روشنی ڈالی۔ جلسہ میں ۱۳۵ راحباب جماعت نے شمولیت کی۔ جبکہ ۱۰ غیر مسلم مہمان جلسہ میں شامل ہوئے۔

❀❀❀❀

فضل عمر پریس میں خودکار مشین کی تنصیب

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے ہندوستان اور باہر کی جماعتوں کی لٹریچر اور کتب کی ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے ہندوستان میں ایک نئی آٹومیٹک مشین لگانے کی منظوری مرحمت فرمائی تھی چنانچہ مورخہ 15.9.05 کو فضل عمر پریس میں نئی خودکار مشین کی تنصیب عمل میں آئی جس کا افتتاح حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان نے کیا۔ افتتاح کی رسم ساڑھے گیارہ بجے عمل میں آئی محترم صاحبزادہ صاحب نے پہلے اجتماعی دعا کرائی پھر ربن کاٹ کر رسمی افتتاح کیا آپ نے مشین کا بٹن دبا کر اسے چالو کیا۔ مشین پر سب سے پہلے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی رنگین تصویر شائع کی اسی طرح اگلے روز یسرنا القرآن اور اشتہار جلسہ سالانہ اردو ہندی پنجابی بھی شائع ہوا۔

یہ خودکار مشین چھ ہزار کاغذ فی گھنٹہ نکالتی ہے احمد آباد گجرات سے لائی گئی Max Print Mr 37 کمپنی کی ہے۔ احمد آباد سے پریس کے انجینئر دیپک شرما قادیان تشریف لائے اور پریس کی تنصیب اور سیٹنگ میں تعاون دیا اسی طرح جیکسن کمپنی کا ایک خودکار جنریٹر بھی لایا گیا جو عنقریب چالو کر کے کام میں لایا جائے گا۔ اس موقعہ پر ناظران افسران صیغہ جات قادیان کے مدعوین احباب نے شرکت کی اسی طرح امرتسر سے پرنٹویل پریس کے سنگھ برادران بھی تشریف لائے۔ جملہ حاضرین کی شیرینی اور چائے سے تواضع کی گئی اور اس مشین پر چھپنے والی حضور انور کی تصویر احباب نے مفت حاصل کی۔ (ادارہ)

اعلان نکاح وتقریب رخصتانہ

عزیزم شاکر بشارت ڈار ابن مکرم بشارت احمد صاحب ڈار نائب امیر ضلع اننت ناگ کشمیر کا نکاح محترمہ گوہر احمد صاحبہ بنت مکرم ظہور احمد صاحب ڈار آف آسنور کے ساتھ مکرم غلام نبی صاحب نیاز رئیس التبلیغ کشمیر نے مبلغ پچاس ہزار روپے حق مہر پر بعد نماز جمعہ بتاریخ 29 جولائی پڑھا رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے قارئین کرام سے دُعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر 200 روپے۔ (باسط رسول قادیان)

☆ خاکسار کے بیٹے عزیزم جاوید احمد ڈار کی تقریب شادی مورخہ 26 جون کو عزیزہ طاہرہ شہنازہ بنت مرحوم حمید اللہ ملک کے ساتھ عمل میں آئی اور خاکسار کی بیٹی عزیزہ شبانہ مسعود کی شادی مورخہ 27 جون کو عزیز عطاء المجیب لون صاحب مدرس جامعہ احمدیہ قادیان ومہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے ساتھ عمل میں آئی دونوں رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ (مسعود احمد ڈار سیکرٹری مال آسنور کشمیر)

ولادت

مورخہ 14.5.05 کو خاکسار کے ہاں دوسری بچی پیدا ہوئی ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچی کا نام عالیہ سلیم تجویز فرمایا ہے جو وقف نو میں شامل ہے۔ بچی کی صحت وسلامتی درازی عمر اور نیک صالح خادمہ دین بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد سلیم معلم وقف جدید گھنٹہ سالہ کرشنہ آندھرا پردیش)

Som Book Store
Contact for All Kinds of Education, Religious Books andStationary, etc.
College Road Qadian-143516
Ph. 01872-220614Dt. Gurdaspur (Pb.) Ph. 01872-220614

ALIAA EARTH MOVERS
(Earth Moving Contractor)
Available : Tata Hitachi, Ex200, EX70, JCB, Dozer, etc. on Hire Basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221
Tel= 0671-2378266 (R) 9437078266
(M) 9437276659, 9337271174, 9437378063
Prop. Syed Bashir Ahmad

وصایا:: وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15720:: میں قانتہ رقیہ بنت فیض احمد باورچی قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ آج مورخہ 1.2.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ تفصیل زیور طلائی تین عدد کان کے ٹاپس 0.490g قیمت 290 روپے ایک جوڑا کانٹے وزن 7.520g قیمت 4437 روپے۔ میزان 4727 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ سالانہ 3600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد عبدالرزاق — الامۃ قانتہ رقیہ — گواہ شد طاہر احمد

وصیت نمبر 15721:: میں ذاکر حسین ولد مبشر احمد قوم بھٹی پیشہ ملازمت عمر 28 سال تاریخ بیعت 7.4.05 ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ آج مورخہ 7.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری ذاتی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد شریف احمد — العبد ذاکر حسین — گواہ شد بشیر الدین تنگھی

وصیت نمبر 15722:: میں ثمیرہ اشرف زوجہ مکرم کے اے اشرف قوم احمدی مسلمان پیشہ...... عمر 35 سال تاریخ بیعت...... ساکن پلورتی ڈاکخانہ پلورتی ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ۔ آج مورخہ 23.2.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میرے ذمہ ایک مکان جس میں کچن سمیت چار کمرے ہیں کل 350sq ہے اس مکان کی تعمیر کیلئے میں نے صرف مبلغ چالیس ہزار روپے دئے تھے جسکا دسواں حصہ جماعت کو دوں گی۔ میرے والدین بقید حیات ہیں آبائی جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ میرے پاس بالیاں جوڑا ۱۴ گرام قیمت مبلغ 2000 روپے ہے۔ میرا گذارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد نجیب خان — الامۃ ثمیرہ اشرف — گواہ شد کے اے اشرف

وصیت نمبر 15723:: میں کے وائی شمس الدین ولد کے ایم یوسف قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بھارت۔ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری ذاتی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد پی کے محمد شریف — العبد کے وائی شمس الدین — گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر 15724:: میں سی وی عطاء الرب ولد سی وی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 34 سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بھارت۔ آج مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری ذاتی جائیداد منقولہ غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ 3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد — العبد سی وی عطاء الرب — گواہ شد پی کے محمد شریف

وصیت نمبر 15725:: میں پی کے عبدالمجید ولد رمضان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 63 سال پیدائشی احمدی ساکن کڈلائی ڈاکخانہ کڈلائی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بھارت۔ مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے اراضی 68 سینٹ معہ مکان نمبر 497 قیمت اندازاً 1500000 روپے سرمایہ تجارت 600000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از جائیداد ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد — العبد پی کے عبدالمجید — گواہ شد پی کے محمد شریف

وصیت نمبر 15726:: میں سی وی عبدالرحیم ولد ماموکویا قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 58 سال تاریخ بیعت 1980 ساکن کڈلائی ڈاکخانہ کڈلائی ضلع کینانور صوبہ کیرلہ۔ مورخہ 1.4.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری ذاتی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ 1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد — العبد سی وی عبدالرحیم — گواہ شد پی کے محمد شریف

وصیت نمبر 15727:: میں وی پی نفیسہ زوجہ پی کے محمد شریف قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت 1994 ساکن کڈلائی ڈاکخانہ کڈلائی ضلع کنور صوبہ کیرلہ بھارت۔ مورخہ 1.4.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر دس ہزار روپے وصول شدہ۔ زیور طلائی کڑے ۴ عدد وزن ۳۲ گرام قیمت اندازاً 17280.00 بریسلٹ ایک عدد 8 گرام قیمت 4320 ہار ایک عدد 12 گرام قیمت 6480 انگوٹھی دو عدد 4 گرام 2160 روپے۔ بالیاں ایک جوڑی 7 گرام قیمت 3780 روپے۔ جملہ زیورات 21 کیرٹ کے ہیں۔ والدین حیات ہیں غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد محمد انور احمد — الامۃ نفیسہ وی پی — گواہ شد پی کے محمد شریف

صدقۃ الفطر اور عید فنڈ

صدقۃ الفطر:- صدقۃ الفطر بظاہر ایک چھوٹا سا حکم ہے مگر بعض احکام جو دیکھنے میں معمولی نظر آتے ہیں حقیقت میں بہت اہم اور ضروری ہوتے ہیں جنکی بجا آوری اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور عدم بجا آوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہوسکتی ہے۔ اس قسم کے اسلامی احکام میں سے (جو حقوق العباد سے تعلق رکھتے ہیں) ایک اہم حکم صدقۃ الفطر سے تعلق رکھتا ہے۔ جو تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر (خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں) فرض ہے جو شخص اس فرض کو ادا نہ کرسکتا ہو۔ اسکی طرف سے اسکے سرپرست یا مربی کیلئے ضروری ہے کہ وہ ادا کرے۔ بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی ثابت ہے کہ غلام اور نوزائدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔

واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی مقدار اسلام نے ہر ذی استطاعت شخص کیلئے ایک صاع عربی پیمانہ یعنی میٹرک سسٹم میں دو کلو 750 گرام غلہ یا اسکی رائج الوقت قیمت مقرر کی ہے پوری شرح کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو شخص پوری شرح کے مطابق ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ نصف شرح پر بھی ادائیگی کرسکتا ہے۔ قادیان اور اس کے گردونواح میں چونکہ ایک صاع غلہ کی اوسط قیمت -/18 روپے بنتی ہے۔ اسلئے پنجاب کیلئے صدقۃ الفطر کی پوری شرح -/18 روپے مقرر کی گئی ہے۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہئے۔ تا بیوگان، یتامیٰ اور نادار مستحقین کی اس رقم سے بروقت امداد کی جاسکے۔ دفتر وکالت مال لندن کے سرکلر VMA 7547/19-11-01 کے مطابق صدقۃ الفطر کی مجموعی وصولی کا 1/10 حصہ بہر صورت مرکزی ریزرو فنڈ میں جمع ہونا چاہئے۔ بقیہ 9/10 حصہ مقامی مستحقین میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ البتہ اس امر کا فیصلہ کرنا مجلس عاملہ کی ذمہ داری ہے کہ اس 9/10 حصہ میں سے بھی کسقدر رقم مقامی مستحقین میں تقسیم کی جائے اور کس قدر مرکز میں بھجوائی جائے۔ ہر جماعت میں صدقۃ الفطر کی آمد و خرچ کا باقاعدہ حساب رکھا جانا ضروری ہے۔ واضح رہے کہ صدقۃ الفطر کی رقم مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔

عید فنڈ:- سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ مبارک سے ہر کمانے والے فرد کیلئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اب جبکہ روپیہ کی قیمت کئی گنا گر چکی ہے احباب جماعت کو چاہئے کہ اپنے عید کے اخراجات میں کفایت کرتے ہوئے اس مد میں بھی زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہئے۔

صدقات

ماہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں بکثرت صدقہ و خیرات کرنا بھی سنت نبوی ہے۔ اسلئے ذیل میں صدقات کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک اہم ارشاد درج کیا جاتا ہے تا کہ احباب جماعت اس طوعی نیکی کی طرف بھی خصوصی توجہ فرمائیں۔ حضورؓ نے فرمایا:-

"خدا تعالیٰ پر توکل سب سے اہم چیز ہے۔ جو کچھ خدا کرسکتا ہے بندہ نہیں کرسکتا ہے خدا تعالیٰ سے دُعائیں کرتے رہو کہ وہ ایسا راستہ کھول دے جس سے آپ کی اور جماعت کی تکلیفیں دور ہوں۔ اُس میں سب طاقتیں ہیں۔ جہاں بندے کی عقل نہیں پہنچتی وہاں اسکا علم پہنچتا ہے۔ خواہ ایک ٹکڑا ہو صدقہ بہت دیا کرو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جہاں دُعائیں نہیں پہنچتی وہاں صدقہ بلاؤں کو رد کردیتا ہے۔"

حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مندرجہ بالا ارشاد جماعت کی موجودہ مشکلات اور ترقی کے راستہ میں حائل رکاوٹوں کے پیش نظر ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ ہمارے سامنے ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ان مقدس ایام میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے انتہا صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے اور آپ کا ہاتھ تیز ہوا سے بھی زیادہ سخاوت کرتا تھا۔ پس احباب جماعت کو چاہئے کہ وہ سنت نبوی کے تابع ان بابرکت ایام میں حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ صدقہ و خیرات کرنے کو اپنا معمول بنائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس طوعی نیکی کو اپنی جناب میں شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین!

ناظر بیت المال آمد قادیان

درخواست دُعا

عزیز مطب الرحمٰن ۲۳ سال آف ڈائمنڈ ہاربر جو بائیو کیمسٹری کی پی ایچ ڈی کرنے کیلئے امریکہ گئے ہیں کی صحت و سلامتی والی لمبی عمر کیلئے اور تعلیم میں نمایاں کامیابی کیلئے درخواست دُعا ہے۔

(عبدالروف زعیم مجلس انصار اللہ ڈائمنڈ ہاربر سرکل مغربی بنگال)

بقیہ صفحہ (1)

مسافر اور مریض فدیہ دے سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے شریعت کی بناء آسانی پر رکھی ہے جو مسافر اور مریض صاحب مقدرت ہوں ان کو چاہئے کہ روزہ کی بجائے فدیہ دیں۔ فدیہ یہ ہے کہ ایک مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۳۰۔۴۳۱)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں ایک دوست تشریف فرما تھے ان سے آپ نے یوں گفتگو فرمائی۔

حضرت اقدس (باباچٹو کو خطاب کر کے) آپ تو مسافر ہیں روزہ تو نہیں رکھا ہوگا؟

باباچٹو: نہیں مجھے تو روزہ ہے میں نے رکھ لیا ہے۔

حضرت اقدس: اصل بات یہ ہے کہ قرآن شریف کی رخصتوں پر عمل کرنا بھی تقویٰ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسافر اور بیمار کو دوسرے وقت رکھنے کی اجازت اور رخصت دی ہے اس لئے اس حکم پر بھی تو عمل رکھنا چاہئے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اکثر اکابر اس طرف گئے ہیں کہ اگر کوئی حالت سفر یا بیماری میں روزہ رکھتا ہے تو یہ معصیت ہے کیونکہ غرض تو اللہ کی رضا ہے نہ اپنی مرضی اور خدا تعالیٰ کی رضا فرمانبرداری میں ہے۔ جو حکم وہ دے اس کی اطاعت کی جاوے اور اپنی طرف سے اس پر حاشیہ نہ چڑھایا جاوے۔ اس نے تو یہی حکم دیا ہے من کان منکم مریضاً اَوْ علٰی سفر فعدۃ من ایام اخر۔ (سورۃ البقرہ ۲: ۱۸۵)

اس میں کوئی قید اور نہیں لگائی کہ ایسا سفر ہو یا ایسی بیماری ہو میں سفر کی حالت میں روزہ نہیں رکھتا۔ اور ایسا ہی بیماری کی حالت میں چنانچہ آج بھی میری طبیعت اچھی نہیں اور میں نے روزہ نہیں رکھا چلنے پھرنے سے بیماری میں کچھ کمی ہوتی ہے اس لئے باہر جاؤں گا کیا آپ بھی چلیں گے؟

باباچٹو: نہیں میں تو نہیں جاسکتا آپ ہو آئیں۔ یہ حکم تو بے شک ہے مگر سفر میں کوئی تکلیف نہیں پھر کیوں نہ روزہ رکھا جاوے۔

حضرت اقدس: یہ تو آپ کی اپنی رائے ہے قرآن شریف نے تو تکلیف یا عدم تکلیف کا کوئی ذکر نہیں فرمایا اب آپ بوڑھے ہو گئے ہیں زندگی کا اعتبار کچھ نہیں۔ انسان کو وہ راہ اختیار کرنی چاہئے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاوے اور صراط مستقیم مل جاوے۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۷۲۔۷۳)

روزہ کے متعلق چند سوال و جواب

ایک شخص کا سوال حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش ہوا کہ روزہ دار کو آئینہ دیکھنا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا جائز ہے۔

اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ حالت روزہ میں سر کو یا داڑھی کو تیل لگانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا جائز ہے۔

اسی شخص کا ایک اور سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کی آنکھ بیمار ہو تو اس میں دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا یہ سوال ہی غلط ہے بیمار کے واسطے روزہ رکھنے کا حکم نہیں۔

اسی شخص کا یہ سوال پیش ہوا کہ جو شخص روزہ رکھنے کے قابل نہ ہو اس کے عوض مسکین کو کھانا کھلانا چاہئے اس کھانے کی رقم قادیان کے یتیم فنڈ میں بھیجنا جائز ہے یا نہیں؟

فرمایا: ایک ہی بات ہے خواہ اپنے شہر میں کسی مسکین کو کھلائے یا یتیم اور مسکین فنڈ میں بھیج دے۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۷۱)

سوال پیش ہوا کہ روزہ دار کو خوشبو لگانا جائز ہے یا نہیں؟ فرمایا: جائز ہے۔

سوال پیش ہوا کہ روزہ دار آنکھوں میں سرمہ ڈالے؟ فرمایا: مکروہ ہے اور ایسی ضرورت ہی کیا ہے کہ دن کے وقت سرمہ لگائے۔ رات کو سرمہ لگا سکتا ہے۔ (ملفوظات۔ جلد ۹ صفحہ ۱۷۲)

خط سے سوال پیش ہوا کہ میں بوقت سحر بماہ رمضان اندر بیٹھا ہوا بے خبری سے کھاتا پیتا رہا۔ جب باہر نکل کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ سفیدی ظاہر ہو گئی ہے۔ کیا وہ روزہ میرے اوپر رکھنا لازم ہے یا نہیں؟

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

بے خبری میں کھایا پیا تو اس پر روزہ کے بدلے میں دوسرا روزہ لازم نہیں آتا۔

پھر سوال پیش ہوا کہ کتب علیکم الصیام (سورۃ البقرہ ۱۸۴) سے فرضی روزے مراد ہیں یا اور روزے مراد ہیں؟

فرمایا: کتب سے فرضی روزے مراد ہیں۔ (ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۸۶)

دُعائے مغفرت

افسوس کہ خاکسار کی دادی جان سیدہ معینہ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم سید عبدالحنان صاحب آف سرلو نیا گاؤں اڑیسہ مورخہ 21.09.05 بعمر 65 سال کٹک میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ تقویٰ شعار خاتون تھیں مولیٰ کریم مرحومہ کی مغفرت فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور تین لڑکیاں اور درجنوں پوتے اور پوتیاں اور نواسے اور نواسیاں یادگار چھوڑی ہیں جملہ پسماندگان کے صبر جمیل کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (سید مشاہد احمد ابن سید شاہد احمد اسٹوارٹ کالج کٹک اڑیسہ)

بقیہ صفحہ (1)

قسمت لوگ ہیں اب ان کے قدم اور آگے بڑھنے چاہئیں اور جنہوں نے کچھ حاصل نہیں کیا تھا ان کو سوچنا چاہئے کہ وہ بھی نیکیوں کی طرف اپنے قدموں کو بڑھائیں اللہ تعالیٰ کا فرمان لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ تب ہی پورا ہوگا جب ہم نیکیوں پر چلیں گے اور رمضان میں تو اللہ تعالیٰ نیکیوں کو کئی گنا بڑھا کر اجر دیتا ہے پس ہمیں ان دنوں یہ فائدہ اٹھانا چاہئے یہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزاء ہوں یہ اسلئے کہ جو شخص اللہ کے لئے خالص ہو کر جائز چیزوں سے بھی اللہ کی خاطر رُک جاتا ہے اور برائیوں سے بیزاری کا اظہار کرتا ہے اور عبادتوں کے معیار کو بڑھاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں ایسے بندوں کو اپنی رضا کے اعلیٰ مقام عطا کرتا ہے۔ روزوں کی فضیلت بیان کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اگر انسان کو روزوں کی فضیلت کا علم ہو جائے تو وہ خواہش کریں کہ سارا سال ہی رمضان ہو اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار روزوں کے فضائل بیان کرتے ہوئے اپنے خطاب میں فرمایا اے لوگو تم پر ایک عظیم اور بابرکت مہینہ سایہ فگن ہوا چاہتا ہے اس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے رکھنے فرض کئے ہیں اور اسکی راتوں کو قیام کرنا نفل ٹھہرایا ہے وہ ایک ایسا مہینہ ہے جس کا ابتدائی عشرہ رحمت ہے اور درمیانی عشرہ مغفرت کا موجب ہے اور آخری عشرہ جہنم سے نجات دلانے والا ہے اور جس نے اس میں کسی روزہ دار کو سیر کیا اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا مشروب پلائے گا کہ اسے جنت میں داخل ہونے سے پہلے کبھی پیاس نہ لگے گی۔ تو دیکھیں کیا کیا برکتیں ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کا حکم مان کر روزہ رکھتے ہیں تو اللہ کا رسول ہمیں اس کی کیا کیا خوشخبریاں دے رہا ہے اسی حدیث میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ صبر کا مہینہ ہے، غمخواری کا مہینہ ہے پس ہمیں جہاں ایک طرف برائیوں سے رُکنا ہے وہیں دشمنوں کی زیادتیوں پر بھی صبر کرنا ہے اور بنی نوع انسان سے غمخواری اور ہمدردی سے پیش آنا ہے یہ بھائی چارے محبت اور پیار کا مہینہ ہے ہر بھائی دوسرے بھائی کا قصور اللہ کے لئے معاف کرے اس مہینے میں رزق میں برکت رکھ دی جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ ایسے ایسے ذرائع سے اسے رزق مہیا کرتا ہے کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتا۔

فرمایا ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب رمضان کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پس ہمیں اس مہینے کی برکات سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کیا جس میں حضور نے فرمایا کہ روزہ کی حقیقت سے لوگ ناواقف ہیں روزہ اتنا ہی نہیں کہ انسان بھوکا پیاسا رہے بلکہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ اور خدا تعالیٰ کے ذکر میں انسان مصروف رہ کر اسے تبتل اور انقطاع حاصل ہو۔

ایک افسوسناک اطلاع

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ افسوسناک اطلاع دی کہ آج جمعۃ المبارک کے روز نماز فجر کے وقت پاکستان کے شہر منڈی بہاؤالدین کے گاؤں مونگ میں فجر کی نماز پڑھتے ہوئے کچھ مخالفین احمدیت نے آٹھ احمدیوں کو گولی مار کر شہید کر دیا اور بیس افراد کو شدید طور پر زخمی کر دیا فرمایا کہ یہ لوگ فجر کی نماز کی دوسری رکعت میں تھے کہ باہر سے آنے والے نامعلوم افراد نے گولیاں چلائیں اللہ تعالیٰ ان شہداء احمدیت کے خاندانوں کی حفاظت فرمائے اور زخمیوں کو اپنے فضل سے شفاعطا فرمائے۔

فرمایا احباب جماعت پاکستان بنگلہ دیش اور انڈونیشیا کے احمدی بھائیوں کے لئے خصوصی دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو مخالفین احمدیت کی شرارتوں سے محفوظ رکھے۔

فرمایا مخالفین احمدیت ان حرکات سے اللہ کے غضب کو بلا رہے ہیں حالانکہ ہمارا قصور صرف اتنا ہے کہ ہم نے خدا کی طرف سے آنے والے ایک منادی کی آواز کو سُنا اور ہم اس پر ایمان لے آئے۔ دعا کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو محفوظ رکھے اور دشمنوں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ ۞

اعلان نکاح

مکرمہ ریشما بیگم صاحبہ بنت مکرم رحمت اللہ صاحب صدر جماعت بیلم پلی آندھرا کا نکاح مکرم فرحت اللہ صاحب ابن مکرم محمد افضل احمد آف چنداپور آندھرا کے ساتھ 16151 روپے حق مہر پر خاکسار نے 24.1.05 کو پڑھا اسی روز تقریب شادی عمل میں آئی رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (محمد اقبال کنڈوری سرکل انچارج نظام آباد)

ولادت

مکرم فرید انور صاحب کانپور کے ہاں مورخہ 6.9.05 کو بیٹی پیدا ہوئی ہے جو تحریک وقف نو میں شامل ہے حضور انور خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت ''سجیلہ انور'' نام تجویز فرمایا ہے نومولودہ مکرم محمد سعید صدیقی آف کانپور کی پوتی اور مکرم ناصر احمد صاحب آف ٹاٹا کی نواسی ہے نومولودہ کو اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا کرے۔ اور قرۃ العین بنائے آمین۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے۔ (فرید انور کانپور)

سمندری طوفان

جس نے دنیا کو گھیر لیا ہے

کٹرینا:: چند ہفتے قبل کٹرینا طوفان سے امریکہ کی تاریخ میں ہونے والی بہت بڑی تباہی سامنے آئی جس سے دس ہزار سے زائد افراد کے مارے جانے کا خدشہ ظاہر کیا جارہا ہے۔ بعض اطلاعات کے مطابق یہ تعداد تیس ہزار تک پہنچ سکتی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ طوفان کے بعد بڑے پیمانے پر لوٹ مار کی وجہ سے امدادی کاموں میں رکاوٹ پیدا ہو رہی ہے۔ اس طوفان میں ہونے والی اموات اور نقصانات کے باعث صدر بش کو پہلے ہی بھاری تنقید کا سامنا ہے اور اب اخبارات میں یہ خبریں بھی شائع ہو رہی ہیں کہ امدادی کاروائی میں سیاہ فام لوگوں سے امتیاز برتا جارہا ہے۔ اب تک بھی بجلی اور صاف پانی کی سہولتوں سے لوگ محروم ہیں۔

ریٹا:: ابھی اس طوفان کی تباہ کاریوں کو لوگ بھول بھی نہیں پائے تھے کہ مورخہ 24 ستمبر کو امریکہ کی ٹکساس اور لوئیسیانہ ریاستوں کو ریٹا طوفان نے گھیر لیا۔ اس طوفان کی پیشگی اطلاع مل جانے کی وجہ سے دس لاکھ لوگوں کو پہلے ہی محفوظ مقامات پر پہنچا دیا گیا تھا طوفانی سیلاب کا پانی ابھی بھی متاثرہ علاقوں میں بھرا ہوا ہے۔ ان علاقوں میں بھی بجلی اور پانی کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے لاکھوں لوگ پریشان ہیں۔ ریٹا طوفان کا سب سے بڑا نشانہ امریکہ کا شہر ہیوسٹن بنا ہے ان شہروں کے گورنروں نے حکومت سے اربوں ڈالر کے امداد کی مانگ کی ہے تاکہ طوفان سے بچکر ہجرت کر گئے لوگ پھر دوبارہ اپنے مکانوں کو جا سکیں اس علاقے میں بھی تقریباً دس لاکھ لوگ بغیر بجلی و صاف پانی کے سخت پریشان ہیں۔

چین:: جنوبی چین کے ہائنن جزیرہ پر 26 ستمبر کو آنے والے خطرناک سمندری طوفان کی وجہ سے ایک لاکھ ستر ہزار لوگ گھر چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہو گئے دو دیہات اس طوفان کی زد میں آکر مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔ بھاری جانی اور مالی نقصان کے ساتھ ساتھ چاول ربڑ اور کیلے کی فصل کو سخت نقصان ہوا ہے۔ طوفان کی رفتار 200 کلومیٹر فی گھنٹہ بتائی گئی یہ رفتار امریکہ میں آئے ریٹا طوفان جیسی ہی تھی۔

آندھرا:: ہندوستان کے صوبہ آندھرا پردیش میں بھی گزشتہ دنوں شدید بارش اور طوفان کے باعث صوبہ کے کئی اضلاع زیر آب آگئے اور ابتدائی اندازے کے مطابق ۵۰ کے لگ بھگ جانیں ضائع ہو گئیں۔

آزاد کشمیر سو سال میں بھی ممکن نہیں

سردار عبد القیوم خان نے اپنے ایک ہفتے کے ہندوستان دورے کے آخر پر کہا کہ آزاد کشمیر کا قیام آئندہ سو سال تک بھی ممکن نہیں ہے۔ سردار عبد القیوم خان جو مقبوضہ کشمیر کے صدر رہ چکے ہیں نے یہ بیان آبزرور ریسرچ فاؤنڈیشن کے ذریعہ منعقدہ ایک آپسی بات چیت کے دوران دی۔

(بحوالہ امر اجالا ۲۷ ستمبر ۲۰۰۵ء)

یوپی میں دماغی بخار کی خطرناک وبا

گزشتہ کئی ہفتوں سے یوپی کے گورکھپور اور اس کے قریبی اضلاع شدید طور پر اس سے متاثر ہیں اب تک ۸۵۰ افراد کے مارے جانے کی اطلاع ہے۔ سینکڑوں لوگ جن میں زیادہ تعداد بچوں کی ہے ہسپتال میں لائے جارہے ہیں لیکن یہاں جگہ کی تنگی اور طبی وسائل کے فقدان کی شکایت کی جارہی ہے۔

نیوکلیائی حملے کے خلاف
امریکہ کسی بھی ملک پر حملہ کر سکتا ہے

امریکہ میں بہت جلد وہ مسودہ قانونی شکل اختیار کر لے گا جس کے باعث واشنگٹن کو کسی بھی ملک پر نیوکلیائی حملے کے خطرے کے پیش نظر حفظ ماتقدم کے طور پر حملہ کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ امریکی سیاستدانوں اور ماہرین نے اس مسودے کو اشتعال انگیز اور قیام امن میں رخنہ قرار دیتے ہوئے احتجاج کیا ہے۔ لگتا ایسا ہے کہ باوجود شدید احتجاج کے کچھ ہی ہفتوں میں اس مسودہ کو منظور کر لیا جائے گا۔

تشدد اور فوجی زیادتیوں سے
عراقیوں کی زندگی تباہ ہوئی ہے
کوفی عنان

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے بغداد، بصرہ، موصل، کرکک اور کردش علاقوں سے موصول بعض رپورٹوں کے حوالے سے کہا کہ عراق کے مختلف پولیس تھانوں میں پوچھ تاچھ کے دوران بے ضابطہ اور بے انتہا اذیتیں پہنچانا حد درجہ تشویش کا باعث ہے اور تشدد اور فوجی زیادتیوں نے عراقیوں کی زندگی تباہ ہوئی ہے۔ عنان نے سلامتی کونسل میں عراق کی صورت حال پر ایک رپورٹ میں کہا کہ جولائی میں بغداد کے فورنسک انسٹی ٹیوٹ میں ۱۱۰۰ لاشیں لائی گئیں جن کی جانچ سے واضح ہوا کہ 80 فیصد سے زائد ہلاکتیں تشدد کے سبب ہوئیں۔ انہوں نے کہا کہ بے انتہا فورس کے استعمال سے کافی لوگ بے گھر ہوئے ہیں۔ کوفی عنان نے کہا کہ عراق میں بے جا گرفتاریاں اقوام متحدہ کیلئے تشویش کا باعث ہے۔ وزارت حقوق انسانی کے اعداد و شمار کے حوالے سے انہوں نے کہا کہ عراق کی وزارت انصاف نے ۳۷۰۰ قیدیوں کو، وزارت داخلہ نے ۲۳۰۰ اور وزارت دفاع نے ۱۴۰ لوگوں کو حراست میں رکھا ہے۔ امریکی فوج نے تقریباً ۹۶۰۰ لوگوں کو تحویل میں رکھا ہے۔

عصر حاضر میں ہیں قرآن کی تفسیر یہی

منقبت حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

یہ نظم ایک شیعہ دوست مکرم محمد اخلاق حسین صاحب واصف آبدی سہارنپور نے تحریر کی ہے موصوف نے اس نظم میں ہمارے پیارے آقا سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنی عقیدت کا اظہار کیا ہے خاکسار کی موصوف سے 1990 سے واقفیت ہے۔ ان سے جماعت احمدیہ کے بارے میں مختلف موضوع پر گفتگو ہوتی رہتی ہے۔ اس سے پہلے بھی موصوف کی ایک نظم اخبار بدر کے شمارہ 30 کے صفحہ ۱۱ پر شائع ہو چکی ہے۔ (خان محمد ذاکر خان بمیالوی صدر جماعت و زعیم انصار اللہ سہارنپور)

دینِ احمد کے پرستار مسیح الخامس
ہیں بڑے صاحب کردار مسیح الخامس
زندگی ان کی عبادت کا نمونہ کہیئے
حسنِ ایمان و فراست کا نمونہ کہیئے
اپنے اسلاف کا معیار نظر آتے ہیں
بادۂ عشق سے سرشار نظر آتے ہیں
ان کے سینے میں نہاں علم مسیح موعودؑ
ان کے اوصاف جلی، فکر و نظر لامحدود
نورِ سرکارِ رسالتؐ کی ہیں تنویر یہی
عصر حاضر میں ہیں قرآن کی تفسیر یہی
دین احمد کے مبلغ ہیں نئی شان لئے
اور خلاق دوعالم کا ہیں فرمان لئے
کیوں نہ ہو ان سے بھلا مجھ کو عقیدت واصفؔ
ان کے اوصاف حمیدہ سے ہے اُلفت واصفؔ

(از قلم واصف عابدی سہارنپور ۲۸ جنوری ۲۰۰۵ء)

درخواست دعا

خاکسار کا دوسرا بیٹا عزیز ایس ایم رضی احمد اپنا کاروبار شروع کر رہا ہے اس کے کاروبار میں برکت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (ایس ایم تسنیم احمد آف آرہ)

خاکسار کا بھتیجا ندیم احمد ولد کلیم احمد چودھری بلڈ کینسر کے مرض میں مبتلا ہے موصوف کو پہلے سے کچھ افاقہ ہے اور کامل و عاجل صحت یابی کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے (چودھری نسیم احمد متعلم جامعہ احمدیہ قادیان)

ملک میں ذیابیطس کے سبب ہر سال چالیس ہزار مریضوں کو اپنے پیروں سے محروم ہونا پڑتا ہے

اپنے ساتھ متعدد بیماریوں کو لانے والی بیماری ذیابیطس کی وجہ سے ملک میں ہر سال تقریباً ۴۰ ہزار مریضوں کو اپنے پیروں سے محروم ہونا پڑتا ہے لیکن پیروں کی اچھی طرح دیکھ بھال سے ایسی مصیبت سے بچا جا سکتا ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کے پیروں کو بچانے کیلئے ملک بھر میں چلائی گئی۔ سٹیپ بائی سٹیپ نامی ایک بین الاقوامی پراجیکٹ کے سربراہ ڈاکٹر شرد پنڈ سے نے بتایا کہ ہندوستان میں ذیابیطس کی بیماری بہت بڑی بیماری کی شکل میں ابھر کر سامنے آرہی ہے۔ ہمارے ملک میں ذیابیطس کے مریضوں کی تعداد تقریباً ساڑھے تین کروڑ ہے جو دنیا میں دیگر ممالک کے مقابلے میں سب سے زیادہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ذیابیطس مختلف بیماریوں اور صحت کیلئے مسائل پیدا کرنے والی بیماری ہے اور ان میں سب سے بڑا مسئلہ ڈائبٹک فوٹ ہے جس کی وجہ سے ذیابیطس کے مریضوں کی جان بچانے کیلئے ان کے پیروں کو کاٹنا پڑتا ہے لیکن احتیاط اور بروقت تدابیر سے 75 فیصد ایسے معاملات میں پیروں کو کٹنے سے بچایا جا سکتا ہے۔ ذیابیطس بڑھ جانے کے بعد مریضوں کے پیروں کی حساسیت ختم ہو جاتی ہے اور اس وجہ سے پیر میں چوٹ لگنے، پیر کٹ جانے یا جل جانے پر مریض کو کسی قسم کی تکلیف کا احساس نہیں ہوتا اور وہ پیروں کی دیکھ بھال پر پوری توجہ نہیں دیتے۔ ان کے پیر بہت زیادہ خراب ہو جاتے ہیں اور آخر کار پیر گنوانے کی نوبت آجاتی ہے۔

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

Vol - 54 | Tuesday | 4/11 Oct 2005 | Issue No. 40-41

6-9-05 ذ نمارک

بسم الله الرحمن الرحیم نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم وعلیٰ عبده المسیح الموعود

آپ سب کو میرا یہ پیغام ہے کہ نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں

پیغام سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت منعقدہ 22-21-20 ستمبر 05

پیارے خدام بھائیو! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اپنا سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ذکر کی مجالس کی تلاش میں رہتے ہیں جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ اللہ کرے کہ آپ کا یہ اجتماع بھی خدا تعالیٰ کے حضور ایسی ہی قبولیت کا شرف حاصل کرے۔ آمین۔

صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت نے اس موقع پر پیغام کی درخواست کی ہے آپ سب کو میرا یہ پیغام ہے کہ نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''ہمارا تجربہ ہے کہ خدا کے قریب لے جانے والی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں۔ نماز کے اجزاء اپنے اندر خاکساری اور انکساری کا اظہار رکھتے ہیں۔ قیام میں نمازی دست بستہ کھڑا ہوتا ہے جیسا کہ ایک غلام اپنے آقا اور بادشاہ کے سامنے طریق ادب سے کھڑا ہوتا ہے۔ رکوع میں انسان انکسار کے ساتھ جھک جاتا ہے سب سے بڑا انکسار سجدہ میں ہے جو بہت ہی عاجزی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے''

پھر آپ فرماتے ہیں: انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی''

آپ مزید فرماتے ہیں:

نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی انہوں نے نماز کی معافی چاہی آپ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں''

اللہ آپ سب کو نمازوں کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے اور آپ سب کو اپنے عباد الرحمٰن میں شمار فرمائے۔ آمین۔

والسلام خاکسار
مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے دو نہایت ضروری ارشادات

تحریک جدید کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا:

''ہر مہینہ میں ایک خطبہ جمعہ تمام احمدی جماعتوں میں میری جدید تحریک کے متعلق پڑھا جائے اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے ان میں نیکی اور تقویٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے'' (خطبہ جمعہ ۱۹ اپریل ۱۹۳۵)

اسی طرح احباب جماعت کو مخاطب کرتے حضورؓ نے فرمایا:

''خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے۔ اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا۔ بلکہ وہ افراد سے پوچھے گا کہ تم کیسے تھے اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سست ہوگا اور اُن کی سستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں سے ہر شخص پریذیڈنٹ اور سیکرٹری تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے ...... کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لے لیا ہے بلکہ اُسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لے لیں''۔ (خطبہ جمعہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۷ء)

تمام عہدیداران جماعت اور احباب جماعت سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے ان ارشادات کو پیش نظر رکھتے ہوئے جائزہ لیں کہ آپ کی جماعت میں کون کون سے دوست ہیں جو اس بابرکت الٰہی تحریک میں حصہ لینے سے ابھی تک محروم ہیں انہیں اس میں شامل کریں اور جلد از جلد اپنی جماعت کا تحریک جدید کا بجٹ دفتر کو ارسال کریں۔

(وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان)

ہومیو پیتھک سے جانکاری رکھنے والے ڈاکٹر صاحبان کی ضرورت

امسال جلسہ سالانہ قادیان میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد متوقع ہے اس لئے کثرت سے ہندوستان و بیرون ممالک سے احباب جماعت کے آنے کی امید ہے۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں رضاکارانہ طور پر ہومیو پیتھک ڈاکٹر صاحبان اپنے آپ کو پیش کریں اور اپنے نام جلسہ سالانہ سے قبل مکمل کوائف کے ساتھ خاکسار کو بھجوا دیں جزاکم اللہ۔ (ڈاکٹر سید سعید احمد۔ انچارج ہومیو پیتھک ڈسپنسری۔ قادیان)

انعامی مقابلہ مقالہ نویسی

درسی سال 06-2005 کے لئے نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان نے انعامی مقالہ کیلئے ذیل کا عنوان مقرر کیا ہے۔

''عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی''

مقالہ میں اول اور دوئم آنے والے اُمیدواران کو مبلغ -/3500 اور -/2500 کا انعام دیا جائے گا۔

شرائط مقالہ:۔ مضمون کم از کم دس ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ جو اُردو، ہندی، انگریزی میں لکھا جا سکتا ہے۔ ☆۔ مضمون میں حوالہ جات مستند ہوں۔ ☆۔ مقالہ خوشخط صفحہ کے 2/3 حصہ میں درج ہو۔ ☆۔ مقالہ نظارت میں بھجوانے کے بعد اصلی واپسی کا مطالبہ قابل قبول نہ ہوگا۔ ☆۔ مقالہ کے جملہ حقوق نظارت کے حق میں محفوظ ہوں گے کسی مقالہ نویس کو از خود اشاعت کی اجازت نہ ہوگی۔ ☆۔ مقالہ میں حصہ لینے کیلئے کسی عمر کی قید نہ ہوگی۔ تمام احباب جماعت خصوصاً طلباء اور طالبات سے اس انعامی مقابلہ میں شرکت کرنے کی تحریک کی جاتی ہے۔ مقالہ 30.11.05 تک بذریعہ رجسٹری ڈاک نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں ارسال کیا جائے۔

(ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

معاندِ احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

اخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عندہ اللہ ماجور ہوں نیز کاروباری اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں (مینیجر بدر)